Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 3

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

27 ذی القعدہ 1424 ہجری 20 صلح 1383 ہش 20 جنوری 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 17 جنوری 2004ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

کل حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور والدین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ

محض بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔ اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

"گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے........ اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا، زنا نہیں کرتا، خون نہیں کرتا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بدنتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے۔ کسی کو اس سے کیا؟ اگر چوری کرتا، گرفتار ہوتا، سزا پاتا۔ اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔

ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا۔ بے چارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے۔ احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں اور کھانا وغیرہ تیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے۔ میں پیچھے سے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں یا آپ کا اور نقصان کر چھوڑوں۔ تو اس میں آپ کا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے۔ تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ (النحل: ۹۱)۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو، نہ بہشت کی طمع، نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہے تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خود نمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے باز پرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی۔ حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔ اگر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے۔ جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ﴿اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ (النحل: ۹۱) میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش، نہ ذلت کا ڈر۔ جیسے آیت ﴿لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ (الدھر: ۱۰) سے ظاہر ہے۔ غرضیکہ یہ باتیں ہیں جن کو یاد رکھنا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد سوم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید فرمائی ہے

بڑھاپے کی حالت میں والدین مسکینی کے زمرے میں آتے ہیں خود کچھ کر نہیں سکتے

بچوں کے فرائض میں داخل ہے کہ ان کی خدمت کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۰۲-۰۱-۰۴ مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بڑی تاکید فرمائی ہے۔ سوائے اس کے کہ والدین اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں یا شرک کی تعلیم دیں اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت ...

باقی صفحہ: (7) پر

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایم ٹی اے - عالم اسلام کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ!

۷؍جنوری ۲۰۰۴ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس عرصہ میں اس دینی و روحانی چینل نے عظیم الشان کامیابیوں کا سفر کیا ہے۔ ابتداء میں اس کی شروعات سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات طیبات کے ذریعہ ہوئی پھر وقت کو بڑھایا گیا اور ۱۲ گھنٹے کی نشریات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور پھر ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے ایم ٹی اے کے پروگرام اکناف عالم میں اس طرح نشر ہونے لگے کہ براعظم اور ایشیا کیلئے روزانہ ۱۲ گھنٹے اور یورپ کیلئے ساڑھے تین گھنٹے کے پروگرام نشر ہونے شروع ہوئے۔ اس کے بعد جلد ہی پھر وہ وقت بھی آیا کہ ایم ٹی اے کی نشریات چوبیس گھنٹے کیلئے تمام دنیا میں جاری ہوگئیں۔ الحمد للہ

ایم-ٹی-اے کے اجراء سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو دو عظیم الشان خوشیاں نصیب ہوئیں پہلی خوشی تو یہ تھی کہ چودہ سو سال قبل اور اس سے بھی بہت پہلے آسمانی صحیفوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں کی جانے والی پیشگوئیاں نہایت شان سے پوری ہوئیں۔ عہد نامہ جدید کی کتاب متی کی انجیل میں لکھا ہے:

''جیسے بجلی مشرق سے کوند کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا''۔ (متی باب ۲۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:-

''جب وہ موعود امام آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی خاطر اہلِ مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا''۔ (ینابیع المودہ جلد ۳ صفحہ ۹۰)

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مترجم قرآن مجید نے اس تعلق میں ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی بیان فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

''بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو! اور اس کی اطاعت کرو یہ اور یہ آواز اس جگہ کے خواص و عوام سنیں گے۔ (قیامت نامہ صفحہ ۴)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھادے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک برید کے برابر رہ گیا ہے چنانچہ جب وہ اُن سے بات کریں گے تو وہ انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔''

(ترجمہ بحار الانوار بحوالہ رسالہ مہدی موعود)

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ایم ٹی اے کے لئے مقدر تھیں۔ اور جس کے ذریعہ آج مشرقی بھائی اپنے مغربی بھائیوں اور مغربی بھائی اپنے مشرقی بھائیوں کو دیکھ رہے ہیں اور امام موعود کی رُوح پرور آوازوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ اور دیگر جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر امام مہدی علیہ السلام کی روحانی آوازیں سننے کی تلقین کی جاتی ہے اور پھر ۱۹۹۴ء سے ہی عالمی بیعت کا سلسلہ بھی جاری ہے جس کے ذریعہ عالمگیر طور پر تمام دنیا میں ہر بیعت کرنے والا اپنے کانوں سے یہ ندا سُنتا ہے کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بیعت کرو اور اس کی کامل اطاعت کرو۔

دوسری عظیم الشان خوشی ایم-ٹی-اے کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ حاصل ہوئی کہ وہ روزانہ ہی اپنے مبارک روحانی امام کے دیدار کرتے ہیں پہلے مرکز کے علاوہ دیگر جگہوں پر بسنے والے احمدی بھائی اپنے امام کے چہرہ کو دیکھنے کیلئے ترس جاتے تھے جو قریب ہوتے وہ جلد جلد پہنچ سکتے تھے اور جو دُور ہوتے وہ صرف سال میں ایک مرتبہ مرکزی جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی اپنے جان و دل سے پیارے رُوحانی امام کی زیارت کر سکتے تھے۔ لیکن ایم-ٹی-اے کے ذریعہ خدا نے ہر احمدی کے دل کو سکون بخشنے کا ایک پُر بہار انتظام کیا ہے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا جماعت پر عظیم الشان احسان ہے کہ آپ نے ایم-ٹی-اے کا نظام جاری فرما کر جماعت احمدیہ عالمگیر کے دلوں کو سکینت بخشی ہے احمدی حضرات حضورؒ کے ملاقات کے پروگراموں کو مجالس عرفان کو قرآن مجید کی تفاسیر کو براہ راست سُن سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۹؍جنوری کے خطبہ جمعہ میں یاد دلایا ہے کہ ۷؍جنوری ۲۰۰۴ء کو ایم-ٹی-اے کے بابرکت اجراء پر نہایت کامیاب دس سال گزر چکے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایم ٹی اے عالم اسلام کیلئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے جس کے ذریعہ وہ اسلام کے سنہری اصولوں کو اور امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی بخش تعلیمات کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے راحت بخش سائے کی طرف جلد جلد چلی آئے۔ اور تمام دنیا کا بھلا ہو۔ آمین۔

سلسلہ در سلسلہ

مسجدِ فضل ابتداء تھی، اِس کا رتبہ ہے جلی
سب سے پہلے شہر لندن میں یہی مسجد بنی
حق تعالیٰ سے ملا اس کو انوکھا اِک فراز
سجدہ گاہِ اوّلیں یہ چار اماموں کی ہوئی
ہے جو تاریخ بنائے مسجدِ بیت الفتوح
وہ بنائے بیتِ فضل انّیس اکتوبر ہی تھی
افتتاحی دن بھی دونوں مسجدوں کا ایک ہے
اس توارد پر ہیں شاداں مرد و زن بچے سبھی
ایک نسبت ہو گئی مسجد بشارت سے اسے
دو ائمہ کی دُعا ہر دو میں شامل ہو گئی
رکھی ناصرؒ نے بنائے مسجدِ ہسپانیہ
اور وہ مسجد مکمل، دورِ طاہرؒ میں ہوئی
حضرتِ طاہرؒ نے رکھی تھی بنائے ''الفتوح''
جس کی آ کر حضرتِ مسرور نے تکمیل کی
دردمندانہ دُعاؤں سے ہوا جب افتتاح
کس طرح اِک شان سے تاریخ دوہرائی گئی
عظمتوں کے رازداں ہیں منزلوں کے یہ نشاں
جلوہ ہائے رحمتِ باری ہوئے ہر سو عیاں
سلسلہ در سلسلہ جاری رہے یہ سلسلہ
مرحلہ در مرحلہ بڑھتا چلے یہ کارواں

(عطاء المجیب راشد)

آخر پر ہم یہ بھی لکھنا چاہتے ہیں کہ فرعون زمانہ ضیاء الحق نے اپنے ظلم و ستم سے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ آپ پر ایسی پابندیاں عائد کر دی تھیں جس کے نتیجہ میں آپ پاکستان میں رہ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام اکناف عالم میں تو کیا پاکستان میں بھی پہنچا نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد اپنے محبوب خلیفہ کو یہ انعام دیا کہ اس کی آواز نہ صرف پاکستان کے گھر گھر میں پہنچ گئی بلکہ اکناف عالم کو وہ اپنی زندگی بخش روحانی آواز سے فیضیاب کرنے لگا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ غور سے پڑھئے!

''دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو''۔ (ضمیمہ اربعین جلد ۴ صفحہ ۷)

(منیر احمد خادم)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 243-0794, 248-1652, 248-5222
رہائش: 237-8468, 237-0471

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول اور دین کی ترقی کے لئے اپنے اموال خرچ کریں۔

چندہ تحریک جدید میں پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں اوّل، امریکہ دوم اور جرمنی سوم رہا۔

(انفاق فی سبیل اللہ کا ایمان افروز مضمون اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۷ رنومبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۷ رنبوت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ـ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ـ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (البقرہ: ۲۶۲)

آج حسب روایت اور دستور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے۔لیکن اس سے پہلے چند باتیں عرض کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو مختلف طریقوں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور اس کے طریقے بھی بتاتا ہے۔کہیں فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔کہیں فرما رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روک کر کہیں اپنے اوپر ہلاکت وارد نہ کر لینا۔کبھی فرماتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم ذاتی طور پر بھی تباہی سے محفوظ رہو گے اور اگر قوم میں قربانی کا جذبہ ہے اور قوم قربانی کر رہی ہے تو قوم بحیثیت مجموعی بھی مجھ سے تباہی سے بچنے کی ضمانت لے۔ پھر فرمایا ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو تا کہ اس میں اور برکت پڑے۔ چھپا کر بھی خرچ کرو اور اعلانیہ بھی خرچ کرو۔غریبوں کا بھی خیال رکھو، ان کی ضرورتیں بھی پوری کرو اور زکوۃ کی طرف بھی توجہ دو تا کہ قومی ضرورتیں بھی پوری ہوں اور غریبوں کی ضرورتیں بھی پوری ہوں۔ اور جب تم خرچ کر رہے ہو تو یاد رکھو کہ تم اپنے فائدے کا سودا کر رہے ہو اس لئے کبھی دل میں احسان جتانے کا خیال بھی نہ لاؤ۔اور جب فائدے کا سودا کر رہے ہو تو پھر عقل تو یہی کہتی ہے کہ بہترین حصہ جو ہے وہ سودے میں استعمال کیا جاتا ہے تا کہ فائدہ بھی بہترین شکل میں ہو۔تو اس سے مال میں جو اضافہ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے تمہیں اس نیکی کا ثواب بھی ملنا ہے۔اور اس لئے محبوب چیزوں میں سے خرچ کرو، جو تمہاری پسندیدہ چیزیں ہیں ان میں سے خرچ کرو، جو بہترین مال ہے اس میں سے خرچ کرو۔اور جتنی کمزوری کی حالت میں یعنی وسعت کی کمی کی حالت میں خرچ کرو گے اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہوگا۔تو فرمایا کہ بہر حال اللہ تعالیٰ تو ہر اس شخص کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے اور نوازتا رہے گا جو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس کی راہ میں قربانی دیتے ہیں۔اور ہر شخص اپنی ایمانی حالت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ ہر کوئی اپنے مرتبے اور توکل کے مطابق خرچ کرتا ہے اور اس لحاظ سے انبیاء کا ہاتھ سب سے کھلا ہوتا ہے اور انبیاء میں بھی سب سے زیادہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ سب سے زیاہ کھلا تھا۔تبھی تو آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ احد پہاڑ جتنا سونا میرے پاس ہو تو وہ بھی مَیں تقسیم کر دوں۔ انبیاء کے بعد درجہ بدرجہ ہر کوئی اس نیک کام میں حصہ لیتا ہے، اس کا اس کو ثواب بھی ملتا ہے اور اس کے مطابق وہ خرچ بھی کرتا ہے۔ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا کہ آج میرے گھر میں کافی مال ہے مَیں جا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کروں اور آدھا مال لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دل میں خیال کیا کہ آج تو حضرت ابو بکرؓ سے بڑھنے کے قوی امکانات ہیں، ان سے زیادہ قربانی پیش کروں گا۔لیکن تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکرؓ اپنا مال لے کر آئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول!۔اس پر حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا اپنے آپ سے کہ تم کبھی ابو بکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کے مختلف ذرائع سے ترغیب دلاتا ہے اور یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں لوگوں کی مثال دے رہا ہے لیکن اس سے مراد مومن ہیں۔ایسے ایمان لانے والے جو اللہ کے دین کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور دین کامل اب اسلام ہی ہے جیسے کہ ہم سب کو معلوم ہی ہے۔اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی حقیقت میں مومنین کی جماعت کہلانے کی حقدار ہے اور یہی مومنین کی جماعت ہے۔اور اس لحاظ سے فی زمانہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے لوگوں سے مراد آپ لوگ ہی ہیں جو اس زمانے کے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بہترین مال خوشدلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک نیت لوگوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ اے لوگو! تم جو میری راہ میں خرچ کرتے ہو مَیں تمہیں بغیر اجر کے نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ طاقت رکھتا ہوں کہ تمہاری اس قربانی کو سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں۔اور یاد رکھو کہ جیسے جیسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنا دل کھولتے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت بھی دیتا چلا جائے گا۔تم اس دنیا میں بھی اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے اور یہ اجر صرف یہیں ٹھہر نہیں جائے گا بلکہ اگلے جہان میں بھی اجر پاؤ گے۔اور پھر تمہاری نسلوں کو بھی اس کا اجر ملتا رہے گا۔اب دیکھیں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی کشائش، مالی وسعت ان کے بزرگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہے۔یہ احساس ہمیں اپنے اندر ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے، اجاگر کرتے رہنا چاہئے اور اس لحاظ سے بھی بزرگوں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں اور آئندہ نسلوں کو بھی یہ احساس دلانا چاہئے کہ بزرگوں کی قربانی کے نتیجہ میں ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے بہت سارے فضل فرمائے ہیں۔

حضرت امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ کہتے ہیں کہ آیت ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ میں اللہ تعالیٰ نے مال کو بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔اور اس آیت میں اس بڑھا چڑھا کر دینے کی تفصیل بیان کی ہے۔ان دونوں آیات کے درمیان اللہ تعالیٰ نے زندہ کرنے اور مارنے کی اپنی قدرت پر دلائل دئے ہیں۔اگر یہ قدرت خداوندی نہ ہوتی تو خرچ کرنے کا حکم مستحکم نہ ہوتا۔ کیونکہ اگر جزاء سزا دینے والا کوئی وجود نہ ہوتا تو خرچ کرنا فضول ٹھہرتا۔دوسرے لفظوں میں گویا اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والے کو یہ کہتا ہے کہ تو جانتا ہے کہ مَیں نے تجھے پیدا کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا اور تو میرے اجر اور ثواب دینے کی طاقت سے واقف ہے پس چاہئے کہ تیرا یہ علم تجھے مال خرچ کرنے کی ترغیب دے کیونکہ وہی یعنی خدا تھوڑے کا بہت زیادہ بدلہ دیتا ہے۔اور یہاں اس بہت زیادہ کی مثال بیان کی ہے کہ جو ایک دانہ بوتا ہے مَیں اس کے لئے سات بالیاں نکالتا ہوں اور ہر بالی میں سو (۱۰۰) دانے ہوتے ہیں تو گویا ایک سے سات سَو دانے ہو جاتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ ﴿يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں میں ﴿سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ سے مراد "دین" ہے کہ خدا کے دین میں خرچ کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ:

"اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا

فرمائے گا۔ جس کی طرف ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اُس کے مقابلہ میں اُن کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اُس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پالیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں۔ تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو۔ لکھتے ہیں کہ ”جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو اُن کو بہتر بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا۔ تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم ﷺ مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۰۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں مزید لکھتے ہیں:

”﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے سات سو گنا بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اُس کے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ ”اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں“۔ (متی باب ۶ آیت ۲۰) لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانے میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چُرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے۔ اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر مسیحؑ کہتے ہیں وہاں غلّہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کا انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ:

”خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورۃ میں ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (بقرہ :۴) سے کیا۔ پھر ﴿اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ (بقرہ:۱۷۸) میں۔ پھر اسی پارہ میں ﴿اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (بقرہ :۲۵۵) سے۔ مگر اب کھول کر مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے۔ انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تو اسے دے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو پانچ رکوع میں ختم کیا ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے؟ سو اس کا بیان فرماتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثل باجرے کے پھر اُس میں کئی بالیاں لگتی ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ بعض مقام پر ایک کے بدلہ میں دس اور بعض میں ایک کے بدلہ میں سات سو کا ذکر ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ، وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر۔ سردی کا موسم ہے۔ بارش ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دے دے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جبکہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو، مُحرقہ میں گرفتار، پانی دے دے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اس قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے۔

پھر آپ ایک مثال بیان کرتے ہیں حضرت رابعہ بصری کی کہ ایک دفعہ گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں تو بیس مہمان آگئے اور گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے ملازمہ سے کہا کہ یہ دو روٹیاں بھی جا کر کسی کو دے آؤ۔ ملازمہ بڑی پریشان اور اس نے خیال کیا کہ یہ نیک لوگ بھی عجیب بیوقوف ہوتے ہیں۔ گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں اور جو تھوڑی بہت روٹی ہے یہ کہتی ہیں کہ غریبوں میں بانٹ آؤ۔ تو تھوڑی دیر کے بعد باہر سے آواز آئی، ایک عورت آئی، کسی امیر عورت نے بھیجا تھا، اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے واپس کر دیں کہ یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ آپ رکھ لیں، روٹی اللہ تعالیٰ نے بھیج دی ہے۔ فرمایا نہیں یہ میری نہیں ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ہمسائی امیر عورت تھی اس کی آواز آئی کہ یہ تم کہاں چلی گئی ہو۔ رابعہ بصری کے ہاں تو بیس روٹیاں لے کر جانی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں نے جو دو روٹیاں بھیجی تھیں اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ وہ دس گنا کر کے مجھے واپس بھیجے گا۔ تو دو کے بدلہ میں بیس آنی چاہئیں تھیں یہ اٹھارہ میری تھیں نہیں۔ تو حضرت خلیفۃ اوّل فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے اور مجھے بھی اس کا تجربہ ہے اور مَیں نے کئی دفعہ آزمایا ہے۔ لیکن ساتھ آپ یہ بھی فرمارہے ہیں کہ خدا کا امتحان نہ لو۔ کیونکہ خدا کو تمہارے امتحانوں کی پرواہ نہیں ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ تو سوال ہو گیا کہ کیوں دے۔ اب بتاتا ہوں کہ کس طرح دے۔ اول تو یہ کہ محض ابتغاء مرضات اللہ دے، احسان نہ جتائے۔ پہلی بات یہ تھی کہ کیوں دے۔ اس لئے دے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر دینا ضروری ہے۔ پھر کس طرح دو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے لئے دو نہ کہ احسان جتانے کے لئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اُس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (۱۰۰) دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا“۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۶۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اسی لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے (یعنی مالی قربانی کی بھی بہت اہمیت ہے)۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اِسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے“۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۶/مارچ ۱۸۹۸، صفحہ ۲)

حدیث میں آیا ہے۔ حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے“۔

(ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب فضل النفقة فی سبیل الله)

پھر ایک حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر مَیں تمام انسانوں میں سے (یعنی اپنے بارہ میں فرما رہے ہیں) سب سے بڑا سخی ہوں۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد از علامه هیثمی جلد ۹ صفحه ۱۳ بیروت)

سعد بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز روزہ اور ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مالی قربانیاں دیں کہ ان دنوں میں، یہ روزوں کا مہینہ بھی ہے اور روزوں کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی یا نمازوں کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ تو اگر اس طرف پوری توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جو تمہاری مالی قربانیاں ہیں ان کو مَیں سات سو گنا بڑھا دوں گا۔

ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

اللہ کے رسول! ثواب ۔ کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو۔ اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہوں اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ فرمایا کہ وہ مال تو اب تیرا رہا ہی نہیں وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔ اس لئے صحت کی حالت میں چندوں اور صدقات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اُس نے بادل میں سے آواز سنی کے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع (یعنی چٹانیں تھیں جہاں، وہاں) پر بارش برسنی شروع ہوگئی ۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنا شروع ہوگیا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے؟ تم بتاؤ کہ تمہیں میرا نام پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ اس نے کہا کہ مَیں نے اس بادل سے جس بادل کا تم پانی لگا رہے ہو آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تو تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا بدلہ تم کو مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریقہ یہ ہے کہ اس باغ میں سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ اور ایک تہائی اپنے اور اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں۔ اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو کاروباری ہوں یا ملازم پیشہ ہوں۔ تو اس آمد میں سے جتنا بھی چندہ آپ نے دینا ہوتا ہے نکال کے ہر مہینہ یا ہر کاروبار کے منافع کے وقت علیحدہ کر لیا کریں تو بڑی سہولت رہتی ہے اور سال کے آخر میں پھر بوجھ نہیں پڑتا۔

ایک حدیث ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی سے دبا کر نہ رکھو۔ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ کیونکہ اگر روپیہ نکلے گا نہیں تو آئے گا بھی نہیں۔ اور جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریص علی الصدقة)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ کہ ابتدائی ایام میں، جو شروع کے دن تھے، چندے وغیرہ مقرر نہ ہوئے تھے اور جماعت کی تعداد بھی تھوڑی تھی۔ ایک دفعہ کثیر تعداد میں مہمان آگئے۔ اس وقت خرچ کی دقت تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے میرے روبرو حضرت اقدس علیہ السلام سے خرچ کی کمی کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ مہمان زیادہ آگئے ہیں۔ آپ گھر گئے، حضرت ام المومنین کا زیور لیا اور میر صاحب کو دیا کہ اس کو فروخت کر کے گزارہ چلائیں۔

پھر دوسرے تیسرے دن، وہ زیور کی جو آمد ہوئی تھی، روپیہ آیا تھا، ختم ہوگیا۔ میر صاحبؓ پھر حاضر ہوئے اور اخراجات کی زیادتی کے بارہ میں ذکر کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے مسنون طریقے پر ظاہر اسباب کی رعایت کر لی ہے اب وہ خود انتظام کرے گا۔ یعنی جو مسنون طریقہ تھا، جو ہمارے پاس تھا وہ تو ہم نے دے دیا ہے، خرچ کر لیا ہے اب خدا تعالیٰ خود انتظام کرے گا جس کے مہمان ہیں۔ کہتے ہیں کہ دوسرے ہی دن اس قدر روپیہ بذریعہ منی آرڈر پہنچا کہ سینکڑوں تک نوبت پہنچ گئی۔ اس زمانہ میں سینکڑوں بھی بہت قیمت رکھنے والے تھے۔ پھر آپؑ نے توکل پر تقریر فرمائی، فرمایا: جبکہ دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپے پر اعتبار ہوتا ہے کہ حسب ضرورت جس قدر چاہے گا صندوق کھول کر نکال لے گا۔ ایسا ہی متوکل کو خدا تعالیٰ پر یقین اور بھروسہ ہوتا ہے کہ جس وقت چاہے گا نکال لے گا۔ اور اللہ کا ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔

تو دیکھیں اس سے ہمیں سبق مل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کی ضرورتیں پوری کر لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری بہتری کی خاطر، ہماری بھلائی کے لئے، ہمیں بھی ان خوش قسمتوں میں شامل کر لیا ہے جو ان نیک کاموں میں شامل ہوتے ہیں اور ثواب حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے ۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں۔ لکھتے ہیں: ''مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں''۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶،۳۵)

یعنی جو خریدار ہیں براہین احمدیہ کے اس وقت اگر وہ ادائیگی نہیں کر پا رہے تو مجھے اجازت دیں مَیں وہ ساری ادائیگی اپنی طرف سے کر دیتا ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ (ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۳۹۳،۳۹۴)

اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرنے سے پہلے گزشتہ سال میں کیا کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی بتانے سے پہلے مختصراً بتاتا ہوں کہ یہ سال جیسا کہ ہر ایک کو پتہ ہے ۳۱؍اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس وقت تک جو اعداد و شمار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت نے مجموعی طور پر جو قربانی کی ہے وہ ۲۸ لاکھ ۱۲ ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی ہے، الحمد للہ ۔ اور یہ ادائیگی گزشتہ سال سے تین لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

گزشتہ سال کی جو ادائیگی تھی اس میں اتنا بڑا جمپ تھا کہ خیال تھا کہ شاید اس سال اس میں زیادہ وصولی نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ہمیشہ اپنے فضلوں سے جماعت کو نوازتا ہے۔ اس دفعہ بھی گزشتہ سال سے بڑھ کر زائد ادائیگی کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ الحمد للہ۔

اور اب چونکہ بعض جماعتوں کا ان کی قربانیوں کے لحاظ سے نمبر وار تفصیل بھی بیان کی جاتی ہے وہ مَیں بیان کروں گا کیونکہ بہت ساری جگہوں پر امراء اور سیکرٹریان تحریک جدید بڑی بے قراری کے ساتھ انتظار کر رہے ہوں گے کہ پتہ لگے کہ کیا نتائج سامنے آئے ہیں ۔ تو اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی جماعت نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا ہے اور پوری دنیا کی جماعتوں میں وہی اوّل رہی ہے اور انہی کو یہ اعزاز ملا ہے۔ پاکستان ایسا ملک ہے جہاں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھی اور تحریک جدید کے مجاہدین کے اعتبار سے بھی سب سے آگے ہے۔ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ سے وکیل المال صاحب پریشان تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا اور بڑی فیکسیں آرہی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور ان کی جو بھی خواہش تھی، جو ٹارگٹ تھا وہ پورا ہوگیا ہے الحمد للہ۔

اور اس کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ وہاں بھی امیر صاحب کا خیال تھا کہ اقتصادی لحاظ سے حالات متاثر ہوئے ہیں۔ پتہ نہیں وہ قربانی جو ان کے ذہن میں ہے اتنا معیار حاصل ہو سکے یا نہ۔ لیکن اس سال بھی امریکہ گزشتہ سال کی نسبت نمایاں ادائیگی کر کے پاکستان سے باہر کے ملکوں میں دنیا بھر کی

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

جماعتوں میں اول ہے۔اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ امریکہ میں جو آٹھ فیصد ادائیگی ہے اس کی شرح بھی تمام دنیا کی جماعتوں سے زیادہ رہی ہے۔اور اس کے لحاظ سے جرمنی کی جماعت تیسرے نمبر ہے۔اور جرمنی کی یہ خاصیت رہی کہ اس جماعت کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۵ فیصد احباب جماعت تحریک جدید میں شامل ہیں۔ماشاءاللہ۔

اب مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتوں کی ترتیب کیا ہے وہ بتا دیتا ہوں۔نمبر ایک پاکستان،نمبر دو امریکہ،نمبر تین جرمنی،نمبر چار برطانیہ ،نمبر پانچ کینیڈا،نمبر چھ بھارت،نمبر سات ماریشس، نمبر آٹھ سویٹزرلینڈ،نمبر ۹ آسٹریلیا اور نمبر دس بلجیم۔برطانیہ نمبر ۴ پہ الحمدللہ بڑا اچھا ہے یہ بھی کافی بہتری ہے جو میں آگے بیان کروں گا۔

مڈل ایسٹ کی جماعتوں میں سعودی عرب،ابوظبی اور افریقہ میں نائیجیریا قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے پیار کی نگاہ رکھے اور فضلوں سے نوازتا رہے۔

اب تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد کے بارہ میں بتادوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد تین لاکھ چوراسی ہزار پانچ سو(۳۸۴۵۰۰)سے بڑھ گئی ہے۔اور گزشتہ سال کے مقابلہ پر امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مجاہدین میں تیس ہزار چار سو(۳۰۴۰۰)افراد کا اضافہ ہوا ہے۔اور اس اضافہ میں بھی پہلے نمبر پر ہندوستان، پھر پاکستان، برطانیہ اور کینیڈا کی جماعتیں ہیں۔برطانیہ میں گزشتہ سال کی نسبت ۱۹۱۰ نئے مجاہدین تحریک جدید میں شامل کئے ہیں جو ایک بڑا اچھا حوصلہ افزا قدم ہے۔اور ان کے اضافہ بھی ہوا ہے اس لحاظ سے کہ بیت الفتوح میں بھی انہوں نے خرچ کیا اور جماعتوں میں مساجد بن رہی ہیں وہاں بھی اخراجات ہو رہے ہیں۔اس لحاظ سے بھی برطانیہ کا قدم ماشاءاللہ ترقی کی طرف ہے۔

پھر کینیڈا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ تجنید کے لحاظ سے ۷۵ فیصد احباب جماعت تحریک جدید میں شامل ہو چکے ہیں۔تو اوسط فی کس کے حساب سے جو پانچ جماعتیں ہیں ان کا بتادوں کہ چندہ دینے میں جو معیاری ہیں۔نمبر ایک امریکہ،نمبر دو سویٹزرلینڈ،نمبر تین برطانیہ ،نمبر چار بلجیم اور نمبر پانچ آسٹریلیا۔پاکستان کے روایتاً اضلاع کے نام بھی پڑھے جاتے ہیں جنہوں نے مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیا ہوتا ہے۔ویسے بھی اس کا اپنا ایک مقام ہے۔

تو پاکستان میں اول لاہور رہا ہے،دوئم ربوہ اور سوئم کراچی۔اس کے علاوہ راولپنڈی،اسلام آباد، ملتان،میرپور خاص،مردان،شیخوپورہ،جھنگ،بہاولنگر،ڈیرہ غازیخان،وہاڑی،واہ کینٹ،کنری،گجرات، ایبٹ آباد،میانوالی،راجن پور،مظفر گڑھ،بشیر آباد سندھ اور چک نمبر ۱۶۶ مراد کی جماعتیں ہیں۔

یہ جماعتوں کا تھا ضلعوں کا نہیں تھا۔اور ضلعی سطح پر قربانی کرنے والے جو ہیں وہ ہیں سیالکوٹ، فیصل آباد،گوجرانوالہ،نارووال،جہلم،میرپور خاص،منڈی بہاؤالدین،میرپور آزاد کشمیر،خانیوال،بدین اور ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

اب یہ اعداد و شمار تو سامنے آگئے۔اب اس کے ساتھ میں تحریک جدید کے دفتر اول کے سال ستر(۷۰)اور دفتر دوم کے سال ساٹھ(۶۰)اور دفتر سوم کے انتالیسویں سال اور دفتر چہارم کے انیسویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان مالی قربانی کرنے والوں کو کشائش عطا فرمائے،مالی وسعت عطا فرمائے،ان کو پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعتوں کو بھی توفیق دے کہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اس میں شامل کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تحریک جدید کے بانی تھے فرماتے ہیں:

"یاد رکھو ،تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دور کر دے گا۔اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گا۔اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو۔بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔مثلاً اپنے وعدے کے ساتھ ان کی طرف سے کچھ حصہ ڈال دے چاہے ایک پیسہ ہو،دو پیسے ہوں یا ایک آنہ ہو(یہ وہاں کے سکے ہیں)اس سے ان کے دلوں میں تحریک ہوگی۔بلکہ بجائے بچے کی طرف سے خود وعدہ لکھوانے کے ،اسے کہو کہ خود وعدہ لکھوائے۔اس سے اس کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انہیں بتاتے نہیں۔بچے کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے۔جب تم اسے کہو گے کہ جاؤ اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا کہ چندہ کیا ہوتا ہے۔اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے۔وہ پھر پوچھے گا کہ چندہ کیوں ہے تو تم اس کے سامنے اسلام کی مشکلات اور خوبیاں بیان کرو گے۔بچے کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے۔اور اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے اندر ایک نئی روح پیدا ہوگی اور بچپن سے ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہوگی۔

اپنی اولاد کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"جب تک دنیا کے چپہ چپہ میں اسلام نہ پھیل جائے اور دنیا کے تمام لوگ اسلام قبول نہ کر لیں اس وقت تک اسلام کی تبلیغ میں وہ کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں۔خصوصاً اپنی اولاد کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھیں اور اپنی اولاد در اولاد کو نصیحت کرتے چلے جائیں کہ انہوں نے اسلام کی تبلیغ کو کبھی نہیں چھوڑنا اور مرتے دم تک اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنا ہے۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۲ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۱۵۳۔۱۵۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے پیارے دوستو!میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے (یعنی اپنے پاکیزہ اموال سے)اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہمیشہ ہماری توفیق کو بڑھاتا رہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ قربانی کا جذبہ پیدا کرنے والے ہوں۔

❁❁❁ ❁❁❁❁❁ ❁❁❁

معاندین احمدیت ،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

KASHMIR JEWELLERS

کشمیر جیولرز

Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Main Bazar Qadian (Pb.)

Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063

E-mail. kashmirsons@yahoo.com

بقیہ صفحہ: (1)

حکم ہےاور یہ حکم اس لئے ہے کہ جوخدمت انہو ں نے بچپن میں ہماری کی ہےاس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دُعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اوراس بڑھاپے کی عمر میں ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کوئی دکھ نہ پہنچے۔

فرمایا یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت اور دعائیں باوجود یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کی بہت خدمت کر لی اوراس کا حق ادا ہو گیا اس کے باوجود بچے اس قابل نہیں کہ والدین کا وہ احسان اتار سکیں جوانہوں نے بچپن میں ان پر کیا حضورانور نے آیات کریمہ کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اس آیت میں سب سے پہلے یہ بات بیان فرمائی کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور وہ خدا جس نے تمہیں اس دنیا میں بھیجا اور بھیجنے سے پہلے قسم ہا قسم کی تمہاری ضروریات کا خیال بھی رکھا اوران کا انتظام کیا اور سب سے بڑا فضل اس نے ہم پر یہ کیا کہ ماں باپ دیئے جنہوں نے تمہیں اپنے سینے سے لگایا تمہاری بیماری اور بے چینی میں تمہاری ماں نے بے چینی اور کرب میں راتیں گزاریں اپنی نیندیں تم پر قربان کیں تمہاری گندگیوں کو صاف کیا غرض کہ کون سی خدمت اور قربانی ہے جو تمہاری ماں نے تمہارے لئے نہیں کی۔ اس لئے آج جبکہ ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تم منہ پرے کر کے گزر نہ جاؤ اپنی دنیا الگ نہ بساؤ اور یہ نہ ہو کہ تم ان کی فکر تک نہ کرو اور اگر وہ اپنی ضرورت کیلئے تمہیں کہیں تو تم ان کو جھڑکنے لگ جاؤ فرمایا نہیں بلکہ وہ وقت یاد کرو جب تمہاری ماں نے تکالیف اٹھا کر تمہاری پیدائش کے تمام مراحل طے کئے پھر جب تم کسی قسم کی طاقت نہ رکھتے تھے تمہیں پالا پوسا تمہاری ضرورتوں کو پورا کیا اور اگر آج وہ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں جہاں انہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے جو ایک لحاظ سے ان کی اب بچپن کی عمر ہے ان کو تمہارے سہارے کی ضرورت ہے تو تم یہ کہہ دو کہ نہیں ہم تو اپنے بیوی بچوں میں مگن ہیں ہم خدمت نہیں کر سکتے اور اگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے ایسے الفاظ کہہ دیں جو تمہیں ناپسند ہوں تو تم انہیں ڈانٹنے لگ جاؤ یا مارنے تک سے گریز نہ کرو فرمایا بعض لوگ اپنے ماں باپ پر ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے بڑا بھیانک نظارہ ہوتا ہے فرمایا تمہاری مرضی کے خلاف باتیں ہوں تو تب بھی نرمی سے عزت سے احترام سے پیش آنا ہے بلکہ ان کی خدمت بھی کرنی ہے اور اتنی پیار عاجزی اور محبت سے خدمت کرنی ہے جیسے کوئی خدمت کرنیوالا کر سکتا ہو اور سب سے زیادہ خدمت کی مثال اگر دنیا میں موجود ہے تو وہ ماں کی بچے کیلئے خدمت ہے۔

فرمایا مغرب کی سوچ رکھنے والے بلکہ برصغیر میں رہنے والے بھی بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم والدین کی خدمت نہیں کر سکتے وجوہات ہیں فرمایا بوجھ سمجھتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ جماعت بھی ایسے بوڑھوں کے مراکز کھولے جہاں یہ بوڑھے داخل کرا دیئے جائیں کیونکہ ہم تو کام کرتے ہیں بیوی بھی کام کرتی ہے بچے سکول جاتے ہیں اور جب گھر آتے ہیں تو بوڑھے والدین کی وجہ سے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ اسلئے سنبھالنا مشکل ہے۔ فرمایا کچھ خوف خدا کرنا چاہئے۔ قرآن تو کہتا ہے ان کی عزت کرو ان کا احترام کرو اور اس عمر میں ان پر رحم کے پر جھکا دو جس طرح بچپن میں انہوں نے ہر مصیبت جھیل کر تمہیں اپنے پروں میں لپیٹ رکھا تھا تمہیں اگر کسی نے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو مائیں شیرنی کی طرح جھپٹ پڑتی تھیں۔

اب ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو کہتے ہو ان کو جماعت سنبھالے جماعت سنبھالتی ہے اللہ کے فضل سے لیکن ایسے بوڑھوں کو جن کی اولاد نہ ہو عزیز رشتہ دار نہ ہوں لیکن جن کے بچے ان کو سنبھالنے والے ہوں تو بچوں کا فرض ہے کہ اپنے والدین کو سنبھالیں ایسی سوچ رکھنے والوں کو اپنی سوچوں کو تبدیل کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب والدین سے فائدہ اٹھاتے رہے اٹھا لیا مکان اور جائیدادیں اپنے نام کروالیں اب ان کو پرے پھینک دو کسی احمدی کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اسلام کی بھولی ہوئی تعلیم کو دوبارہ رائج کرنے کیلئے تشریف لائے تھے نہ کہ اس کے خلاف عمل کروانے کیلئے۔

ماں باپ کے حقوق اور ان سے احسن سلوک کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ نے بعض احادیث بیان فرمائیں۔ اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان فرمایا۔ نیز اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی بیان فرمائے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صدقہ کے طور پر ماں باپ کی خدمت کرنی ہے نہیں بلکہ بڑھاپے کی حالت میں وہ مسکینی کے زمرے میں آتے ہیں خود کچھ کر نہیں سکتے لیکن تمہارے فرائض میں داخل ہے کہ ان کی خدمت کرو کیونکہ تمہاری حالت بچپن میں یتیمی کی حالت تھی والدین نے تمہیں یتیم سمجھ کر تو نہیں پالا پوسا بلکہ محبت کے جذبے سے تمہاری خدمت کی ہے اب وقت ہے کہ اسی محبت اور جذبے سے تم ان کی خدمت کرو۔ پھر والدین کے حق میں دُعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ فرمایا جس طرح ماں باپ کی دعائیں بچوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں اسی طرح بچوں کی دعائیں ماں باپ کے حق میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اویس قرنیؓ کی اپنی والدہ کی خدمت کا ذکر کیا اور فرمایا اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام پہنچایا اس طرح کی خصوصیت سوائے امام مہدیؑ اور اویس قرنی کے کسی اور کو حاصل نہیں۔

فرمایا ہر ایک کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے کہیں ماں باپ کے نام پر نفس کسی کو دھوکا تو نہیں دے ر[ہا] خدمت سے آدمی محروم نہ ہو رہا ہو۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق د[ے] رضا کی راہوں پر چلائے۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے بڑے نامساعد حالات جلسہ کر رہے ہیں دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اعلان نکاح وتقریب شادی ورخصتانہ

مورخہ 8/12/03 کو محترمہ ہمشیرہ سکینہ بیگم بنت مکرم بدرالدین صاحب آف چارکوٹ راجور مکرم عمر راج صاحب آف لڈبھڑول ہماچل پردیش کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد شفیع صدر جماعت چارکوٹ نے پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اعانت بدر-/50 ر[وپے] احمد عاجز مبلغ سلسلہ ہماچل پردیش)

☆......مسماۃ لئیق النساء بنت مکرم سید غوث احمدی کا نکاح مکرم مقصود احمد ابن مکرم ایم نثار ا[حمد] شموگہ کرناٹک کے ساتھ مورخہ 20/4/03 پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم غلام احمد عزیز خان صاح[ب] حیدرآباد آندھرا پردیش نے پڑھا۔ (اعانت بدر-/100 روپیہ) (سید ابوالحسن سلیم حیدرآباد آندھرا پر[دیش])

☆......مکرم مظفر احمد راتھر ابن مکرم منصور احمد راتھر کا نکاح عزیزہ میمونہ اختر بنت مکرم محمد یوسف شیخ آف ہاری پاری گام کے ساتھ مورخہ 12/10/03 کو مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچ[ارج] نے مبلغ -/55000 روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر-/100 روپے (سراج الحق خادم سلسلہ)

28 دسمبر 2003ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے د[رج ذیل] نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

☆......مسماۃ فرحانہ بیگم بنت خواجہ عبدالحمید انصاری آف حیدرآباد کا نکاح ہمراہ مکرم مومن حسن مکرم ارشاد حسین احمد ساکن سعید آباد حیدرآباد حق مہر -/31000 (اکتیس ہزار روپیہ) پر

☆......مسماۃ اُمامہ جویریہ بنت مکرم شرف الدین احمد خانصاحب کا نکاح ہمراہ مکرم محمود احمد ا[بن] مکرم خواجہ عبدالمجید انصاری حق مہر -/31000 (اکتیس ہزار روپیہ) پر

☆......مسماۃ نشاط انجم بنت مکرم غلام ناظم الدین ارشاد ساکن گلبرگہ کا نکاح مکرم حامد علی ا[بن] مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش قادیان حق مہر -/35000 (پینتیس ہزار روپیہ) پر۔ اعانت -/300 روپیہ (سید ابوالحسن سلیم حیدرآباد آندھرا)

اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دُعا

☆......محترم وسیم احمد صاحب خادم مسجد چنتہ کنٹہ کی لڑکی بہت بیمار تھی اب اللہ کے فضل سے ہے کامل شفایابی کے لئے نیز تمام مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......عزیز بشیر احمد طاہر ابن مکرم نذیر احمد صاحب طاہر چنتہ کنٹہ بیرون ملک جانے کے سلسلے [میں کوشش] کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے صحت و سلامتی اور دینی دنیاوی تر[قیات سے] نوازے۔

☆......عزیزم طارق بشیر نیو ویژن کالج محبوب نگر سے پلس II کا سالانہ امتحان دینے وا[لے ہیں] کامیابیوں اور صحت تندرستی تعلیمی میدان میں تمام مراحل بآسانی طے ہونے کے لئے دعا کی درخوا[ست] ہیں۔ (مینجر بدر)

مکرمہ حسینہ بیگم زوجہ مرحوم نثار احمد بانڈے آف ریشی نگر کشمیر احباب جماعت کی خدمت میں [مرحوم] کی مغفرت اور بچوں کی دینی و دُنیاوی ترقیات اور صحت و سلامتی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ا[عانت] -/100 (مولوی محمد رمضان شیخ معلم سلسلہ کشمیر)

☆......نور جہاں بیگم کیرنگ اپنے بچوں کی صحت و سلامتی پڑھائی میں نمایاں کامیابی دین[ی] ترقیات کیلئے۔ اپنے مرحوم سسر صاحب کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ بدر-/50)

☆...... سلمان علی خان صاحب غنچہ پاڑہ اُڑیسہ سے والدین بہن بھائی واہل دعیال کی صحت دینی ودنیاوی ترقیات کاروبار میں برکت وبچوں کی روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں بدر-/100 (انصار علی خان معلم سلسلہ پونہ مہاراشٹر)

عہدیداران وکارکنان اور احباب جماعت کیلئے انتہائی اہم اور بنیادی ھدایات

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵؍دسمبر ۲۰۰۳ء کو فرمودہ خطبہ جمعہ میں بعض انتہائی اہم، بنیادی اور بھرپور توجہ طلب ہدایات فرمائی ہیں۔ جماعت کے عہدیداران اور کارکنان اس خطبہ کے خصوصی مخاطب ہیں۔ یہ خطبہ جمعہ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کو اچھی طرح سننا، پڑھنا اور سمجھنا چاہئے۔ یہ خطبہ جماعتی زندگی اور اس کے کماحقہٗ احترام و استحکام کیلئے نہایت ضروری دستاویز ہے۔ خطبہ کے اہم انتظامی نکات خلاصۃً پیش ہیں:-

۱- جماعت احمدیہ کا نظام بچپن سے لیکر مرنے تک ہر احمدی کو پیار و محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے، انہیں ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے اور یوں اپنے عہدیداروں کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفہ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے۔ اسلئے نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی بڑی جلدی اس نظام میں سموئے جاتے ہیں۔

۳- اپنی اناؤں اور خواہشات کو بکلی ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ احباب سے پیار محبت کے تعلق کو بڑھانے، انکی باتوں کو غور اور توجہ سے سمجھنے اور ان کیلئے دُعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔

۴- ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کیلئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔

۵- اگر خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جائے تو بغیر مکمل تحقیق کے یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے جو غلط رپورٹ دے دیتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔ کسی شخص کے بارہ میں کوئی رائے قائم کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

۶- شک کا فائدہ اُسے ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ شاید اُسے احساس ہو جائے کہ باوجود جُرم کے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ اس طرح آئندہ اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ امام کا معاف یا درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

۷- تربیت کا شعبہ فعّال ہونے سے بہت سارے شعبے خود بخود فعال ہو جاتے ہیں اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہوگا۔ جب بھی کوئی حکم دو تو محبت اور پیار سے سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ ہم یوں کہتے ہیں۔ ہر ایک کو ذہن میں یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ جب بھی عہدیدار بنیں گے ایک خادم کے طور پر خدمت کرنے کیلئے بنیں گے۔

۸- امراء، صدران خلیفۂ وقت کے نمائندہ کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

۹- امیر اپنی عاملہ کا احترام کریں، ان کی رائے کو وقعت دیں اور اس پر غور کریں۔ اگر کوئی ماتحت رائے دیتا ہے تو اس کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ عہدیداران اور کارکنان کو انتہائی وسعتِ حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے، برداشت بھی کرنی چاہئے۔ ہر شخص کی عزت نفس ہوتی ہے۔ اس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہئے۔

۱۰- اگر ایسے عہدیدار کا معاملہ جو دوسرے عہدیدار یا کارکنان کا احترام نہیں کرتا، میرے سامنے آیا تو قطع نظر اس کے کہ وہ کتنا سینئر ہے اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔

۱۱- اسی طرح قاضی کو خالی الذہن ہو کر دُعا کے ساتھ معاملہ کو شروع کرنا چاہئے۔ کسی بھی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ قاضی نے دوسرے فریق کی بات زیادہ توجہ سے سُن لی ہے۔

۱۲- مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں جو خلاف شریعت ہو۔

۱۳- امراء، صدران یا کارکنان کا اصل کام یہ ہے کہ اپنے اندر اور دوسروں کے اندر نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔ جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا اور نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔

۱۴- جماعت کے عام ممبران جتنے زیادہ مضبوط ہونگے۔ جتنا زیادہ نظام سے تعلق ہوگا، اطاعت ہوگی اور قربانی کا مادہ ہوگا اتنا ہی زیادہ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔

۱۵- کارکنان کو چاہئے کہ تندہی سے کام کریں۔ یہ خواہش کہ ہمارا نام و نمود ہو، ایسا خیال ہے جو خراب کرتا ہے۔ اس خیال کے ماتحت بہت لوگ خراب ہو گئے ہیں، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے خلاصہ کے طور پر چار نکات بیان فرمائے۔

(i) عہدیداران اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ نتیجۃً افراد جماعت یا کارکنان آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

(ii) عہدیدار لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں، ان کے دل جیتیں اور ان کی خوشی غمی میں کام آئیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

(iii) امراء، عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دُعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے شریف النفس ہوں۔ اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔ کبھی کسی سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں۔

(iv) احباب جماعت کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دُعا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اصولی ہدایت: (الف) بعض لوگ بڑے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ امراء، عہدیداران یا نظام جماعت کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے ایسے لوگوں نے۔ لیکن پھر بھی ان کی بدتمیزیوں کو جس حد تک برداشت کر سکتے ہیں کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر کسی قسم کا شکوہ نہ کریں۔ بدلہ لینے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آئے۔ ان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رکھنا چاہئے اور اس کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

(ب) کبھی اپنے گرد جی حضور کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ پھر ایسے عہدیداروں سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

جملہ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ یہ ہدایات آپ جماعت کے ہر سطح کے ہر عہدیدار تک پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ صفحہ (۱۵)

کہ تقسیم ہند کے بعد قادیان سے الگ سیریز جاری ہے۔

بہشتی مقبرہ ربوہ

۱۹۴۷ء میں تقسیم پاک و ہند کی وجہ سے جماعت احمدیہ نے پاکستان ہجرت کی اور ستمبر ۱۹۴۸ء میں زمین کی خریداری کے بعد اس کا افتتاح اور اس کی آبادکاری کا سلسلہ شروع ہوا۔ قادیان کی طرح ربوہ میں بھی بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۴۹ء میں یہاں سب سے پہلے مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب وکیل المال تحریک جدید کو دفن ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کی وفات ۲۷؍اپریل ۱۹۴۹ء کو ہوئی۔ بعد میں یہاں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ جو بہشتی مقبرہ کے قیام سے پہلے وفات پاگئے تھے اور امانتاً دفن تھے ان کی تدفین کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ چھوٹی چاردیواری والے قطعہ کا قیام حضرت اماں جان کی وفات ۱۹۵۲ء کے بعد شروع ہوا اور اس کے اردگرد قطعہ صحابہ حضرت مسیح موعود بنایا گیا۔ جس میں سینکڑوں صحابہ مدفون ہیں۔ قطعہ صحابہ کے ساتھ قطعہ خاص بھی ہے جس میں سلسلہ کے نامور اور چوٹی کے علماء اور مربیان اور دیگر اہم شخصیات دفن ہیں۔

۹۹ کنال رقبے پر مشتمل بہشتی مقبرہ ربوہ میں تقریباً نو ہزار موصیان کی قبریں ہیں۔

چاردیواری میں حضرت مسیح موعودؑ کے دو خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مزار بھی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد کے پانچوں افراد یہاں دفن ہیں اور دوسرے بزرگان جو خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی دفن ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی چاردیواری میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ چاردیواری میں تا دم تحریر آخری تدفین حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ہے۔ آپ کی وفات ۲۳؍جولائی ۲۰۰۲ء کو ہوئی۔

روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ حسن ترتیب اور ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے بھی بہشتی مقبرہ ربوہ زیارت مرکز پر آنے والے افراد کیلئے اہم مقام ہے۔

بیرون ممالک کے موصیان

بیرون ممالک میں موصیان کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ۱۹۹۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں مقبرہ موصیان بنانے کی ہدایت فرمائی چنانچہ بیشتر ممالک میں مقبرہ موصیان قائم ہو چکے ہیں۔

یادگاری کتبے

جو موصی بیرونی ممالک میں وفات پاتے ہیں ان میں سے پاکستانی شہریت یا پاکستانی نژاد موصیان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگائے جاتے ہیں جب کہ دیگر اقوام کے موصیان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں بھی جو موصیان کسی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکے ان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی قربانی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اس ولولہ انگیز اور عالمگیر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانیاں پیش کرنے والے شہر خموشاں کے یہ باسی اپنی اگلی نسلوں کو دعوت قربانی دے رہے ہیں۔ (بشکریہ الفضل ربوہ ۲۸؍نومبر ۲۰۰۲ء)

اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ھیں. ھر قسم کی رحمت اس میں اتاری گئی ھے

نظام وصیت کے ذریعہ نظام نو کے قیام کی بشارت

اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ھو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نھیں. آمین

محمد محمود طاہر صاحب - نائب مدیر الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات سے ایک عرصہ قبل ہی ایسے الہامات کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا جو آپ کی وفات کی خبر دے رہے تھے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے الوصیت کے نام سے ایک کتابچہ تصنیف فرمایا جو دراصل دنیا میں نظام نو کی بنیاد کا دستور تھا۔ اس کتاب میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے متعلق الہامات کو درج فرمایا ہے وہاں جماعت کو اپنی وفات کے بعد کی صورتحال سے آگاہ فرمایا۔ اور آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قدیم سے دو سنتیں ظاہر فرماتا ہے پہلی قدرت اپنے فرستادہ کے ذریعہ اور پھر دوسری قدرت اس کی وفات کے بعد اس کے جانشین پیدا کر کے یعنی نظام خلافت کے قیام سے ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کی عظیم الشان خوشخبری سے نوازا اور فرمایا "وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

انقلاب کی تیاری

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ "بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں" اور فرمایا کہ:-

"تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا"۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کیلئے تیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو"۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۵)

بہشتی مقبرہ اور اس کی جگہ

حضرت مسیح موعودؑ اپنی وفات کی خبروں کے تذکرہ کے بعد بہشتی قبرستان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائی جانے والی رؤیا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کیلئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

بہشتی مقبرہ کیلئے دعائیں

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی ملکیتی زمین میں سے بہشتی مقبرہ کیلئے قطعہ مخصوص کرنے کے بعد اس بابرکت مقام کیلئے اپنے مولیٰ کے حضور خصوصی دُعائیں کیں آپ فرماتے ہیں:-

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا"۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۸)

بھاری بشارتیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸)

موصیان کیلئے شرائط

آسمانی بشارتوں کے حامل اس بہشتی مقبرہ کے قیام کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے اس میں دفن ہونے والوں کیلئے بعض شرائط تحریر فرمائیں جن کی بنیاد مالی قربانی اور تقویٰ شعاری کے اصولوں پر ہے۔

مالی قربانی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کیلئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا.... اِن اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۱۹)

تقویٰ کی شرط

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو"۔

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کیلئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲)

امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ملتے رہیں

حضرت مسیح موعودؑ کو مال جمع ہونے کی فکر نہیں تھی بلکہ فکر تھی کہ مال سے کوئی ٹھوکر نہ کھاوے اور امانت دار لوگ ہمیشہ جماعت کو ملتے رہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کیلئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے"۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۹)

رسالہ الوصیت پڑھیں

حضرت مسیح موعودؑ نے وصیت کنندگان اور انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کیلئے اپنی کتاب الوصیت میں تفصیلی ہدایات اور قواعد و ضوابط بیان فرمائے ہیں۔ ان کی تفصیلات کیلئے احباب جماعت کو رسالہ الوصیت کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور نظام وصیت میں شمولیت سے قبل اس رسالہ کا پڑھنا بہت

ضروری ہے۔

موصی کو اللہ تعالیٰ متقی بنا دے گا

بعض احباب جنہیں نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کی جاتی ہے تو وہ کسر نفسی سے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ہم تقویٰ کے اس معیار پر نہیں ہیں جس کا تقاضا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان فرماتے ہیں:-

"جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

نظام وصیت سے نظام نو کا قیام

دنیا بھر میں اس وقت مختلف اقتصادی و معاشی نظام قائم ہیں۔ کئی آزمائے جا چکے ہیں۔ لیکن ہر ایک نظام میں بعض طبقوں اور بعض صلاحیتوں کا استحصال ہوتا ہے اور ہو رہا ہے لیکن دین کے اقتصادی نظام میں ہی تمام دنیا کے مسائل کا حل ہے اور اس نظام نو کا قیام نظام وصیت کے ذریعہ ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستے پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے"۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۷)

نظام وصیت سے اقتصادی مسائل کا حل

نظام وصیت سے صرف اشاعت دین کا مسئلہ ہی حل نہ ہوگا بلکہ اس کے ذریعہ سے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مصارف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یتیموں، مسکینوں اور معاشی مسائل سے دو۔۔۔ چار نو مبائعین کا بھی حق ہوگا کہ ان اموال سے ان پر خرچ کیا جائے۔ یوں دنیا کے معاشی مسائل کا حل اس نظام سے نکلے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنی کتاب نظام نو میں فرماتے ہیں:-

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدل نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا"۔
(نظام نو صفحہ ۱۳۰)

کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے

نظام وصیت کے ذریعہ آج حضرت مسیح موعودؑ نے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے اور اس قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ اس میں ہر قسم کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ جو لوگ اس بابرکت نظام میں شامل نہیں ہیں ان پر حسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

"یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

نظام نو کی تعمیر کیلئے جلد سے جلد وصیتیں کرو

نظام نو کا قیام چونکہ نظام وصیت سے وابستہ ہے اسلئے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی کتاب نظام نو میں احباب جماعت کو نظام وصیت میں جلد سے جلد شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جب کہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخرا سے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔ (نظام نو صفحہ ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں نظام وصیت کی برکات سے مستفیض فرمائے اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے درد دل کے ساتھ کی تھیں۔ آمین

بہشتی مقبرہ اور موصیان کے بعض کوائف

نظام وصیت کے تعارف اس کی اہمیت اور ضرورت کے بیان کے بعد ذیل میں اس تحریک پر لبیک کہنے والوں اور بہشتی مقبرہ کے قیام اور اس کی عالمگیر صورت اختیار کر جانے کے بارہ میں بعض کوائف اور مفید معلومات درج کی جارہی ہیں۔

اول مدفون

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ

سلسلہ کے جید عالم اور جلیل القدر صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو وفات پا گئے۔ ۱۲ر اکتوبر کو آپ کو ایک صندوق میں امانتاً دفن کیا گیا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کا منشاء اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بہشتی مقبرہ کے قیام کا تھا اور حضور آپ کو ہی سب سے پہلے اس مقبرہ میں دفن کرنا چاہتے تھے۔ ۲۷ر دسمبر کو جب احباب جماعت جلسہ سالانہ کیلئے بیرون جات سے بھی آئے ہوئے تھے۔ آپ کا جنازہ حضرت مسیح موعودؑ نے باغ میں ادا کیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اس طرح آپ کے مقدس وجود سے بہشتی مقبرہ قادیان کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

بہشتی مقبرہ قادیان میں تحریک وصیت پر لبیک کہنے والے جانثاران احمدیت کو دفن ہونے کی سعادت ملی۔ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بزرگان، کبار صحابہ، جید علماء اور بزرگان سلسلہ کی تدفین ہوئی۔ خلافت اولیٰ کا انتخاب بھی بہشتی مقبرہ قادیان سے ملحق باغ میں ہوا۔

موصی نمبر ا

حضرت بابا حسن محمد صاحب

حضرت بابا حسن محمد صاحب ولادت ۱۸۷۰ء، بیعت غالباً ۱۸۹۲ء، وہ اوجلہ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اور قدیم اور فدائی صحابہ میں شامل تھے ان کو نظام وصیت پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی توفیق ملی اور ان کا وصیت نمبر ا درج ہوا۔ ۲۰ر جولائی ۱۹۵۰ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے بیٹے بھی قطعہ صحابہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی روایات ۲۳ر تا ۲۸ر ستمبر ۱۹۵۰ء کے الفضل میں شائع شدہ ہیں۔ آپ کے اکلوتے فرزند حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق مربی انچارج انڈونیشیا تھے۔

تحریک پر والہانہ لبیک

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے جاری شدہ اس بابرکت تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے احمدیوں نے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب تک خدا کے فضل سے نظام وصیت میں دنیا بھر کے ۳۹۰۰۰ کے قریب مخلصین سلسلہ شامل ہو چکے ہیں۔ جس میں مختلف ممالک اور متنوع اقوام کے احمدی شامل ہیں۔ پاکستان سے آج کل پینتیس ہزارواں سیریل نمبر جاری ہے جب

باقی صفحہ: (8) پر

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

امن سلامتی کے قیام کیلئے جماعت احمدیہ امریکہ کا جہاد

سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ واشنگٹن امریکہ

واشنگٹن یونیورسٹی میں Inter Faith Prayer

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۲ء کو واشنگٹن کی ایک یونیورسٹی ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کے صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور دیگر ممبرز آف سٹاف نے یونیورسٹی کے سامنے ایک لان میں "Inter Faith Prayer" کا انتظام کیا۔ جس میں انہوں نے مختلف مذاہب کے مذہبی لیڈرز کو دُعائیں کرنے کیلئے بلایا۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں انہوں نے ایک اخبار سے ہماری خبر پڑھی اور ہمیں بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اپنی باری آنے پر خاکسار نے قرآنی آیات اور دُعائیں پڑھیں نیز موقعہ کی مناسبت سے اسلام کی مذہبی رواداری اور پُرامن مذہب ہونے کے بارے میں بیان کیا۔ میٹنگ کے اختتام پر صدر نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اور پھر لوگوں کو مزید اسلام کے بارے میں متعارف کرانے کا موقع ملا۔ خاکسار لٹریچر بھی ساتھ لے کر گیا تھا جو یونیورسٹی کے صدر نائب صدر اور پروفیسر صاحبان کو دیا گیا، عوام الناس نے اور طلباء نے بھی دلچسپی لی۔ اور سوالات پوچھے انہیں بھی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ پر ۳۰۰ سے زائد حاضری تھی۔

مسجد بیت الرحمٰن امریکہ میں ۱۶ مذہبی تنظیموں کی دعائیہ تقریب

مسجد بیت الرحمان میں بھی ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۲ء کی شام کو ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

اس سلسلہ میں ۲۵ مذہبی تنظیموں سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ ۱۶ نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ دوسروں نے معذرت کی کہ اس دن خود ان کے ہاں دعائیہ تقریب ہے لیکن بعض مذہبی لیڈروں اور لوگوں نے ہماری تقریب میں بھی شرکت کی اور اپنے اپنے پروگراموں میں بھی شامل ہوئے۔ اور کچھ لوگ ہمارے پروگرام میں بھی شامل ہوئے اور دیگر مذاہب کے پروگراموں میں بھی شرکت کی۔ اس کیلئے ہم نے ایک پریس ریلیز بھی تیار کیا جسے اخبارات میں بھجوایا گیا۔ چنانچہ علاقہ کے ۳ اخبارات (ایک نیشنل۔ ایک ریجنل اور ایک لوکل) نے ۱۱ر ستمبر سے قبل انٹرویوز لئے اور ۱۰ر ستمبر کی اشاعت میں شامل کئے ایک لوکل اخبار "The Gazette" نے تو ایک ہی اشاعت میں ۲ انٹرویوز شامل اشاعت کئے الحمدللہ۔ ایک اشتہار بھی اس دعائیہ تقریب کا انہوں نے خود ہماری طرف سے شائع کیا۔

اس دعائیہ تقریب کا ایک بہت بڑا بینر مکرم کلیم اللہ خان صاحب آف میری لینڈ نے بنایا جسے مسجد بیت الرحمان کے باہر Fence پر لگایا گیا اور ۳ طرفہ ٹریفک جسے آسانی کے ساتھ پڑھ سکتی تھی اس میں لوگوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ Working Day تھا پھر بھی لوگوں نے بہت دلچسپی لی۔ اور ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲۲۵ غیر مسلم اس تقریب میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

اس موقعہ پر مختلف مذاہب کے ۲۱ سپیکرز تھے جنہوں نے اپنے اپنے مذہبی کتب سے امن کیلئے دعائیں کیں ہر سپیکرز کو ۳ سے ۴ منٹ دیئے گئے تھے۔ خاکسار نے تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد Well Come ایڈریس پیش کیا جس میں انسانیت سے پیار اور انسانیت کے نام پر متحد ہونے کی تلقین کی۔ نیز صاف دل اور پاک دل ہو کر بغیر کسی تعصب کے دشمنی کے، دعائیں کرنے کی تلقین کی نیز اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی وضاحت کی گئی۔

تمام مہمانوں کو تقریب سے قبل ہی کھانا بھی پیش کیا گیا جسے سب نے پسند کیا۔ زیادہ تر سپیکرز عیسائیوں کے مختلف چرچوں کے پادری تھے اس کے علاوہ ۲ یہودی رابائی۔ ایک بدھ مت اور ایک سکھ ازم نیز ہمارے علاوہ مسلمانوں کے بھی ۲ سپیکرز تھے۔

منٹگمری کونٹی کے ناظم اعلیٰ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی انہوں نے اپنا نمائندہ اس کیلئے بھجوایا۔ کمیونٹی منسٹری آف راکولس اور کمیونٹی منسٹری آف منٹگمری کونٹی نے بھی اپنے اپنے نمائندے بھجوائے۔

۲ عیسائی پادری جو اپنے چرچوں میں تقاریب کی وجہ سے ہمارے ہاں شامل نہ ہو سکے لیکن معذرت کے ساتھ ساتھ۔ انہوں نے ''ای میل'' کے ذریعہ ہماری تقریب کا پروگرام اپنے لوگوں تک پہنچایا۔

تقریب کے آخر میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر جماعت میری لینڈ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مذہبی لیڈروں نے اور انفرادی طور پر بعض لوگوں نے بذریعہ فون اور خطوط بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور تقریب کے متعلق اپنے تاثرات بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

مکرم امجد چوہدری صاحب مکرم اقبال خان صاحب مکرم اسلم پرویز صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ اِن کو احسن جزا دے۔ آمین

ایک شخص Mr. Stephen D.Murphy نے شکریہ کا خط لکھا اور اپنے چرچ کے دوسرے لوگوں کو بذریعہ ای میل اپنے تاثرات بھی بھجوائے جس میں انہوں نے لکھا کہ آپ لوگوں کی گرمجوشی، محبت اور مہمان نوازی آپ کے مذہب کی کھلی کھلی تعلیم کے نتیجہ میں تھی۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مفید لٹریچر اس موقعہ پر آپ نے ہمیں مہیا کیا۔

اپنے لوگوں کو انہوں نے لکھا کہ اگرچہ ۱۱ر ستمبر کی شام کو میں نے چرچ میں جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ایک مسجد بیت الرحمان میں جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے میں بھی دعائیہ تقریب ہے۔

یہ بہت ہی متاثر کن اور دِل پر اثر کرنے والی میٹنگ تھی۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے ہمارا بڑا گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا یہ ہمارے لئے نہ صرف خوشی بلکہ اعزاز تھا کہ ہم اس تقریب میں شامل ہوئے۔''

ایک عیسائی خاتون Mrs. Kathy نے شکریہ کے خط میں لکھا:

''میں ذاتی طور پر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اس قسم کی میٹنگ کا اہتمام بہت زیادہ محنت چاہتا ہے، مجھے اس سے قبل کبھی بھی کسی مسجد میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ ہی اس سے قبل مختلف مذاہب کے لوگوں کو سننے کا موقع ملا سوائے اپنے کیتھولک پادریوں کے یہ موقعہ میرے لئے بہت اچھا تھا کہ میں آپ لوگوں سے ملی اور کمیونٹی کے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے آپ کی مہمان نوازی کا بہت شکریہ۔''

ایک اور عیسائی خاتون نے لکھا ''میں اور میرا خاوند مسجد بیت الرحمان میں دعائیہ تقریب میں شامل ہوئے تھے اس اجتماع میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دیکھ کر دل بہت متاثر ہوا۔ اور یہ احساس ہوا کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ خواہ کسی طریقے سے بھی ہم عبادت کریں۔ ہم آپ کی مہمان نوازی کے بھی شکرگزار ہیں''۔

یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ والوں کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہوا تھا۔ اس چرچ کی ایک فیملی مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں ایک میل سے کم فاصلے پر رہتی ہے۔ یہ ہماری ۱۱ر ستمبر کی دعائیہ تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے انہوں نے اپنے گھر چرچ کے ۱۸ ممبرز بلائے ہوئے تھے ہمیں بھی اس میں بلایا گیا تھا۔ پروگرام ایک گھنٹہ کا تھا جس میں اسلام کا تعارف اور سوال و جواب ہونے تھے۔ پروگرام اس قدر دلچسپ رہا کہ ایک گھنٹہ کی بجائے اڑھائی گھنٹے صرف ہوئے۔ خاکسار نے اسلام کے تعارف پر ۱۵ منٹ تقریر کی پھر سوال و جواب ہوئے۔ انہوں نے Under Standing Islam اور جہاد کے بارے میں بھی ہمارا لٹریچر لیا۔ سوال و جواب کی مجلس میں بھی جہاد کا موضوع زیر بحث آیا۔ الحمدللہ اس طرح اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے ازالے کی توفیق ملی۔

ایک یہودی مسٹر ڈیوڈ نے بذریعہ فون ہم سے رابطہ کیا۔ یہ بھی ہماری ۱۱ر ستمبر کی دعائیہ تقریب کی میٹنگ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اپنی عبادت گاہ میں بلایا۔ ہم ۸ افراد پر مشتمل دوست وہاں گئے۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ رہے اسلام اور یہودیوں کے مذہب میں جو چیزیں کامن ہیں ان کے بارے میں زیادہ تر گفتگو رہی۔

۲۹ر ستمبر کو ہم نے Open House کیا۔ جس کا مطلب تھا کہ مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں جو لوگ ہیں وہ ہماری مسجد میں تشریف لائیں اور مسجد دیکھیں نیز اُن کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہو۔ اس غرض کیلئے بھی ایک بڑا بینر بنوا کر باہر لگایا گیا۔ اور لوگوں کو دعوت دی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۵ غیر مسلم اس پروگرام میں شامل ہوئے سب سے پہلے انہیں کھانا پیش کیا گیا پھر مسجد دکھائی گئی اور نمائش میں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اِس کے بعد ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ جو بہت دلچسپ رہی۔ اس میں ۵ عرب بھی شامل ہوئے تھے۔

ایک نائیجیرین مسلمان فیملی کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔ انہوں نے خاکسار کو اپنے بچے کے عقیقہ کی تقریب میں بلایا تھا۔ خاکسار ایک اور دوست مکرم امجد چوہدری صاحب کا ساتھ اُن کے گھر گیا وہاں پر ۱۵ اور نائیجیرین دوست تھے۔ اُن میں سے کچھ تو احمدیت سے واقف تھے اِن کے ساتھ ایک گھنٹہ تک احمدیت کے بارے میں اور دوسرے مسلمانوں کے

ساتھ اختلافات کے بارے میں اور مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ اِن سب کو مسجد بیت الرحمان آنے کی دعوت دی گئی چنانچہ اِن میں سے ۱۹ احباب مسجد میں تشریف لائے اور ان کے ساتھ احمدیت پر مزید گفتگو ہوئی۔ لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔

یہاں پر دیگر مذہبی تنظیمیں خصوصاً عیسائی تنظیمیں مل کر کچھ رفاہی کام کرتی ہیں اس میں مختلف مذاہب کے لیڈر اور ان کے ممبرز شامل ہوتے ہیں اس میں ایک پادری کے ذریعہ ہمیں بھی شامل ہونے کا دعوت نامہ ملا خاکسار جماعت کے ۵ دوستوں کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ یہاں پر قریباً ۱۲۰۰ کی حاضری تھی۔ وہاں پر لوگوں سے ملاقات اور جماعت کا تعارف کرانے کا موقع ملا۔ الحمدللہ۔

ایسٹ افریقہ کی ایک فیملی سے رابطہ ہوا۔ یہ یوگنڈا کے تھے پھر خاکسار نے اِن کے ساتھ مسلسل فون پر رابطہ رکھا اِن سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ملک کے دیگر باشندوں کو جو ادھر رہتے ہیں ہماری طرف سے مسجد بیت الرحمان میں ڈنر کی دعوت دیں۔ چنانچہ ایک دن مقرر کر کے سب کی دعوت کی گئی الحمدللہ کہ ۱۷ لوگ شامل ہوئے۔ کھانے کے بعد سوال و جواب کی مجلس لگی اس سے قبل انہوں نے مسجد بیت الرحمان میں نمائش بھی دیکھی۔

ایک عیسائی پادری جو مسجد سے ۱۱ میل دور ایک St. Philip's Episcopal چرچ Parish کے پادری ہیں سے بھی رابطہ ہوا۔ خاکسار نے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی اِن کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ پادریوں سے گفتگو کرنے پر یہ بھی تاثر ملتا ہے کہ اسلام کے بارے میں یا تو اِن کو کچھ بھی علم نہیں ہے اگر ہے تو بہت سطحی قسم کا۔ یا پھر جو کچھ انہوں نے بھی سن رکھا ہے اور وہ ایسا ہے جس سے یہ اسلام کا منفی پہلو ظاہر کرتے ہیں۔

ایک چرچ کے پادری جو کہ ہمارے ہمسایہ میں ہیں ایک دن مسجد تشریف لائے۔ اس وقت ہماری نماز ظہر کا وقت تھا، انہوں نے مسجد کے حصہ میں بیٹھ کر نماز دیکھی کہ کس طرح پڑھتے ہیں۔ پھر دفتر میں تشریف لائے اور گفتگو کا آغاز ہوا۔ اس سے پہلے بھی وہ کئی مرتبہ آچکے ہیں۔ لیکن آج اُن کا سوال تھا کہ ''آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں'' خاکسار نے نماز کا چارٹ انہیں دکھایا جس میں مکمل نماز باتصویر اور عربی اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ تھی دکھائی۔ انہوں نے بغور اسے پڑھا اور پھر کہنے لگے کہ کیا میں یہ چارٹ اپنے گھر لے جا سکتا ہوں۔ انہوں نے یہ چارٹ اب اپنے گھر لٹکایا ہوا ہے۔

یونائیٹڈ پلگرم چرچ کے پادری کی آنر میں اُن کے چرچ نے ایک دعوت کی ہوئی تھی۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ چنانچہ خاکسار مکرم مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ظفر سرور صاحب، مکرم ارشاد ملہی صاحب کے ساتھ اُن کی تقریب میں شامل ہوئے۔ تقریب کے بعد چرچ کے لوگوں کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کا موقع ملا۔

بالٹی مور کے ایک بہت بڑے چرچ میں رفاہی کام کرنے والی ۲ آرگنائزیشن کی میٹنگ تھی جس میں لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ بھی شامل تھیں اس میٹنگ میں شرکت کیلئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ ملا تھا اور پروگرام میں خاکسار کا نام بھی تھا کہ Opening Prayer کرنی ہے خاکسار نے دعا کرانے سے پہلے ۵ منٹ تک انسانیت کا احترام اور انسانیت کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مختصر تقریب کے بعد ہال میں خوب تالیاں بجائی گئیں۔ خاکسار کے ساتھ جماعت کے ۴ افراد بھی شامل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ۳۵۰۰ سے زائد حاضری تھی۔ ہم خود تو اتنے لوگوں کو بلا نہ سکتے تھے مگر ہمارے مولیٰ نے خود انتظام کر دیا اور پیغام حق پہنچانے کا موقع پیدا کر دیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اسی موقعہ پر سٹیٹ آف میری لینڈ کی اہم شخصیات اور مذہبی لیڈروں سے تعارف کا موقع بھی ملا۔

ورجینا سے ایک یہودی ملنے آیا۔ وہ ایک کتاب لکھ رہا تھا اس نے جو سوالات کئے اور اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہا تو اُن کے جواب حضور انور کی ۲ کتابوں میں تفصیل کے ساتھ درج تھے یعنی

Revelation Rationality, knowledge & Truth

Islam Response to Contemporary Issue

جب انہیں حضور انور کی دونوں کتب سے یہ جوابات دکھائے گئے تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں اِن سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ کتب لیکر گئے۔

سیرالیون کے سفیر متعین امریکہ کے اعزاز میں عشائیہ

سیرالیون مغربی افریقہ کے سفیر امریکہ میں Hon John Leigh اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔ اس وجہ سے سیرالیون کے سفارتخانے نے اُن کی آنر میں ایک عشائیہ دیا اس عشائیہ میں ہمیں بھی بلایا گیا تھا۔ چنانچہ خاکسار، مکرم ظہیر احمد باجوہ اور میاں اسماعیل وسیم کو ساتھ لے کر اُن کی اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس موقعہ پر سینٹ کے ممبران مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک کے سفراء کرام اور دیگر اہم شخصیات سے تعارف کا موقع ملا۔ تقریب میں خاکسار کو بھی کچھ کہنے کا موقع ملا۔ اسی موقعہ پر جماعت کی طرف سے انہیں تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت برائے سال یکم جنوری تا دسمبر ۲۰۰۴ء

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کی برا یکم جنوری تا دسمبر ۲۰۰۴ء کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اراکین عاملہ کیلئے مبارک کرے اور احسن خدمت بجالانے کی توفیق دے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

(۱) مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب	نائب صدر صف اوّل
(۲) مکرم قاری نواب احمد صاحب	نائب صدر صف دوم و قائد مال
(۳) مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب	معاون صدر (برائے نومبایعین)
(۴) مکرم ماسٹر مبشر احمد صاحب بٹ	معاون صدر
(۵) مکرم مولوی فیض احمد صاحب	قائد عمومی
(۶) مکرم وحید الدین صاحب شمس	قائد تعلیم
(۷) مکرم زین الدین حامد صاحب	قائد تربیت
(۸) مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم	قائد تربیت (برائے نومبایعین)
(۹) مکرم دلاور خان صاحب	قائد ایثار
(۱۰) مکرم مظفر احمد ظفر صاحب	قائد تبلیغ
(۱۱) مکرم عبدالعزیز اختر صاحب	قائد ذہانت وصحتِ جسمانی
(۱۲) مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب	قائد وقفِ جدید
(۱۳) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر	قائد تحریک جدید
(۱۴) مکرم سید بشارت احمد صاحب	قائد تجنید
(۱۵) مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	قائد اشاعت
(۱۶) مکرم خالد محمود صاحب	آڈیٹر
(۱۷) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر	زعیم اعلیٰ قادیان

اراکین خصوصی

(۱) مکرم چوہدری محمد عارف صاحب
(۲) مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی
(۳) مکرم سید تنویر احمد صاحب
(۴) مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب
(۵) مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد
(۶) مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب

درخواست دُعا

خاکسار کی ساس محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش ساکن قادیان سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گرنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتی کرام سے ان کی مکمل صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار اپنی دینی ودنیوی ترقیات کیلئے اور تمام پریشانیوں اور مشکلات کی دوری کیلئے اور نرینہ اولاد درخواست کرتا ہے۔ خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری مبارک احمد صاحب فرینکفرٹ جرمنی میں مقیم بچوں کی دینی ودنیاوی ترقیات، پریشانیوں اور مشکلات کے دور ہونے کیلئے بھی دُعا کی درخواست کرتے ہیں
اعانت بدر-۱۰۰/ (چوہدری انس احمد آف بلجیم ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش مرحوم)

مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک آف کشمیر۔ مکرم ڈاکٹر گلشن نذیر صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب امر اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
(عبدالحمید ٹاک صوبائی ا

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میرے شوہر زبیر احمد مرحوم کی وفات پر احباب جماعت نے خطوط اور فون کے ذریعہ تعزیت کی میں ان کی مشکور ہوں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ بدر میں اعلان کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ (عصمت بیگم اہلیہ زبیر احمد صاحب مرحوم جماعت کلکتہ)

گورنر کرناٹک کی خدمت میں ترجمہ قرآن مجید انگریزی کا تحفہ

مورخہ 9 دسمبر 2003 بروز منگل محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی ہدایت کے مطابق صبح 11:15 بجے مکرم سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ بنگلور۔ مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم انصار اللہ کرناٹک اور خاکسار (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور) گورنر ہاؤس میں عزت مآب ٹی این چترویدی صاحب گورنر آف کرناٹک سے ملاقات کی غرض سے گئے تا کہ جلسہ سالانہ قادیان 2003 کیلئے پیغام لیا جاسکے۔ موصوف سے 15 منٹ تک جماعتی گفتگو ہوتی رہی۔ گفتگو کے دوران گورنر صاحب نے بتایا کہ دلی بک فیئر سے جماعت احمدیہ کی کتب ایک بار خریدی تھیں نیز بتایا کہ میں جماعت احمدیہ سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔ قادیان کے جلسہ سالانہ 2003ء کے موقعہ پر شامل ہونے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور بتایا کہ 29 دسمبر 2003 کو ایک ضروری پروگرام ہونے کی وجہ سے وقت پر واپس آنا مشکل ہے اس لئے میں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے پیغام دے رہا ہوں جلسہ سالانہ قادیان 2003 کیلئے محبت بھرا پیغام دیا۔

قرآن کریم English ترجمہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات English اور دیگر جماعتی کتب تحفۃً خاکسار نے دیں جن کو بخوشی قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور بہتر سے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

شولا پور کی ڈائری

تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۳-۱۱-۱۱ کو قصبہ اکل کوٹ میں روزہ افطار پارٹی منعقد کی۔ جس میں مکرم ابو بھائی پٹھان سرپنچ وصدر جماعت موضع ناگن حلی درجنوں نومبائعین و زیر تبلیغ و معلمین نے شرکت کی۔ مورخہ ۰۳-۱۱-۲۱ کو مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شولا پور شہر کی صدارت میں شہر شولا پور میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا سینٹرز پر متعین تمام معلمین نومبائعین کے ہمراہ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ و خاکسار نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعد اختتام جلسہ ایک ضروری میٹنگ ہوئی۔ جلسہ و میٹنگ میں شریک تمام تر نومبائعین و معلمین کرام کے قیام وطعام کا بھی انتظام کیا گیا۔

مندرجہ ذیل مقامات پر پہلی مرتبہ نماز تراویح و نماز عید پڑھائی گئی۔

(۱) موضع باڈوی ضلع عثمان آباد (۲) موضع چنچولی ضلع شولا پور (۳) موضع راند ضلع شولا پور (۴) رائے کھیل ضلع عثمان آباد (۵) پانگرز دروازی ضلع عثمان آباد

عید ملن پارٹی

مورخہ ۰۳-۱۱-۲۶ کو رات آٹھ بجے احمدیہ مسلم مشن میں عید ملن تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں سینئر IPS عزت مآب Vishnu Dev Mishra کمشنر آف پولیس شولا پور کو مدعو کیا گیا۔ تو موصوف کمشنر صاحب باوجود بے انتہا مصروفیت کے پہلے سے ہی انوائٹ پروگراموں کو ملتوی کر کے جماعت احمدیہ کی جانب سے منعقد اس تقریب میں شامل ہوئے۔ مشن پہنچنے پر موصوف کمشنر صاحب کا خاکسار و مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت اور ذمہ دار افراد نے استقبال کیا۔ اس تقریب میں صدر Ganes Vithal Mandir آدتی نگرو سینئر کانگرس لیڈر Shri Sunil Rasal، Shri Gangadhar gumte کے علاوہ کئی سیاسی و مذہبی رہنما بھی شامل تھے۔

اس کے بعد عزت مآب Mr.B.V. Gopal Raidy IAS ضلع مجسٹریٹ شولا پور کی طرف سے منعقد عید ملن پارٹی میں شہر کے مختلف سیاسی و مذہبی رہنماؤں کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تو خاکسار ہمراہ مکرم مولوی انصار علی خان صاحب اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس موقع پر موصوف کلکٹر صاحب کی خدمت میں بطور تحفہ مٹھائی پیش کی گئی۔ موصوف کلکٹر صاحب نے بخوشی مٹھائی قبول فرماتے ہوئے خاکسار کا شکریہ ادا کیا۔

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کی طرف سے صوبہ مہاراشٹر میں سرودھرم سمبھاؤ کی کوشش اور امن وانسانیت کی تبلیغ میں تیزی

''اعلیٰ پولیس حکام کی جعفر رنگریز صاحب ایڈیٹر "Sainik Rakt" شولا پور سے خاص گفتگو''

گزشتہ کئی سال سے جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کی طرف سے صوبہ مہاراشٹر میں امن وانسانیت وسرو دھرم سمبھاؤ۔ کی تبلیغ میں پوری طرح سے لگاتار اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولانا سعادت احمد صاحب جاوید صوبہ مہاراشٹر کی قیادت کر رہے ہیں۔ صوبہ مہاراشٹر کے دیہاتی علاقوں میں احمدی مبلغ و معلمین کے ذریعہ طوعی تعلیم وتربیت کا بھی پورا انتظام ہے۔ جس میں طلباء کو شانتی مانوتا کے علاوہ دیش بھگتی، حب وطن کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں صوبہ مہاراشٹر میں ہوئے کچھ شرپسند واقعات کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی (قومی یکجہتی وامن بحالی کی پوری کوشش کی گئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو رہے خدمت خلق سے جہاں عوام میں جماعت احمدیہ کے متعلق دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ وہیں اس قابل تعریف خدمت خلق کے متعلق پولیس پرشاسن (انتظامیہ) کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مبارک باد۔ (رپورٹ بحوالہ ہفت روزہ سینک رکت ۰۳-۸-۴ تا ۰۳-۸-۱۰)

شولا پور میں حکام کی طرف سے منعقدہ جلسہ پیشوایان مذاہب میں احمدیہ وفد کی شرکت وتقریر

مورخہ ۰۳-۷-۲۸ کی شام کو شولا پور شہر کے حکام کی طرف سے Police Station Jail Road میں علاقہ میں امن وامان قائم رکھنے کی غرض سے جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کرایا گیا۔ اس پروگرام میں مکرم محبوب مجاور صاحب سینئر انسپکٹر وانچارج پولیس اسٹیشن جیل روڈ کی طرف سے تمام مذاہب وسیاسی پارٹی کے نمائندگان کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا۔ تو خاکسار نے بھی مع وفد اس پروگرام میں شرکت کی اس پروگرام کی خاص وقابل ذکر بات یہ رہی۔ بفضلہ تعالیٰ اس میں 'مسلم سماج' کی طرف سے صرف خاکسار کو ہی تقریر کا موقع دیا گیا۔ اس موقع پر خاکسار نے اپنی تقریر میں محبت وانسانیت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں شریک تمام مذہبی وسیاسی نمائندگان و حکام نے خاکسار کی تقریر کو کافی دلچسپی سے سُنا وتقریر کی تعریف کی۔ اس پروگرام کو مقامی ٹی-وی چینل واخبارات میں بھی نشر کیا گیا۔ بعد اختتام پروگرام شری دگمبھر جادھو صاحب انسپکٹر وانچارج پولیس چوکی سمراٹ چوک شولا پور نے جلسہ میں شریک شہر کے کچھ معززین مذہبی وسیاسی نمائندگان سے خاکسار کا تعارف کرایا۔ سبھی معززین نے خوشی کا اظہار کیا۔ (عقیل احمد سہارنپوری انچارج شولا پور سرکل مہاراشٹر)

تربیتی اجلاسات

مدن ترنی آندھرا پردیش۔

مورخہ 23 نومبر 2003 کو نماز تراویح کے بعد اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے رمضان المبارک اور قرآن کریم کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں مستورات و مردوں سمیت 40 افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ آخر میں خاکسار نے دعا کروائی۔

(شیخ طاہر احمد۔ معلم وقف جدید بیرون مدن ترنی آندھرا)

اکسان پلی۔ میدک (حیدرآباد)

احمدیہ مسجد اکسان پلی میں ۱۴ راکتوبر ۲۰۰۳ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم شیخ محمد مولانا صاحب کی صدارت میں تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے سیرت آنحضرتؐ کے عنوان سے تقریر کی اور آپکی حیات قدسی کے اہم واقعات کو بیان کیا اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے تمام حاضرین کو نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی دعا کروا کر اجلاس کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔ (معلم برکت علی انصاری)

احمدیہ مسجد پیداریوی پیٹ میدک (آندھرا)

بعد نماز مغرب وعشاء مکرم محبوب علی صاحب کی صدارت میں تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محمود خان نے سیرت آنحضرتﷺ کے عنوان پر تقریر کی اور اہم اہم واقعات کو بیان کیا اُس کے بعد خاکسار نے نماز کی پابندی کے بارے میں تمام حاضرین کو توجہ دلائی صدر صاحب نے دعا کروا کر اجلاس کی برخاستگی کا اعلان کیا۔

مسجد احمدیہ رائے پہاڑ (میدک اندھرا پردیش)

بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سید یوسف صاحب کی صدارت میں تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے سیرت آنحضرتؐ کے عنوان سے تقریر کی بعدہ مکرم صدر صاحب نے تمام حاضرین کو نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروا کر اجلاس کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔

مسجد احمدیہ ناڑمنور میدک آندھرا پردیش

مسجد احمدیہ ناڑمنور میدک آندھرا پردیش میں بتاریخ 16.10.03 بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سردار صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے سیرت آنحضرتؐ کے عنوان پر تقریر کی اور آپ کی حیات قدسی کے اہم واقعات بیان کئے۔ بعدہ مکرم صدر صاحب نے تمام حاضرین کو نماز کی پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروا کر اجلاس کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ (معلم برکت علی انصاری)

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے

۲۰ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

ملبورن مسجد کی تعمیر کے لئے تحریک اور خدام کی طرف سے حیرت انگیز مالی قربانی کے مظاہرے۔

آسٹریلیا بھر سے ۳۲۵ خدام واطفال کی اجتماع میں شرکت

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ ناظم اعلیٰ اجتماع)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۲۰واں سالانہ اجتماع مورخہ ۳ر تا ۵ر اکتوبر ۲۰۰۳ء مسجد بیت الھدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ پرتھ، ایڈیلیڈ، برزبن، میلبورن اور کینبرا کی مجالس کے ۳۲۵ اطفال وخدام نے شرکت کی۔

اجتماع کے دوران باقاعدہ نمازوں کے علاوہ تہجد باجماعت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خصوصی پیغام سے بھی نوازا۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا جس موقع پر 'خدام احمدیت' والا ترانہ گروپ کی صورت میں پیش کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

۴ر اکتوبر ۲۰۰۳ء صبح دس بجے افتتاحی تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے بحیثیت قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا، خدام کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد خاکسار نے ''فاستبقوا الخیرات'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں اس کی تفسیر بیان کی اور اجتماع کے موقع پر ایک دوسرے سے محبت سے پیش آنے اور مقابلہ جات میں فراخدلی اور بردباری کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ نیز خلافت احمدیہ سے وفا کا مضبوط اور مستحکم تعلق رکھنے کی نصیحت کی۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے بعد خدام کے علمی مقابلے شروع ہوئے جبکہ اطفال نے اپنے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا

ظہر وعصر کی نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد خدا کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے

رسہ کشی کے مقابلہ میں کافی جوش وخروش سے حصہ لیا گیا اور حاضرین نے بھی بڑی دلچسپی سے یہ مقابلہ جات دیکھے۔ ان مقابلہ جات کے وقت خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے مکرم امیر صاحب بھی موجود رہے۔ اطفال کے اجتماع میں نماز ظہر وعصر کے کھانے کے وقفہ کے بعد ان کا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مہتمم اطفال مکرم سید فواض احمد صاحب نے اطفال سے خطاب کیا۔ جس کے بعد تلاوت قرآن کریم، اذان اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا۔

دوسرے دن بعد از نماز فجر والی بال کے میچ ہوئے۔

مورخہ ۵ر اکتوبر صبح دس بجے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد تقریری مقابلہ جات ہوئے جس کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کا عنوان تھا ''ذکر الٰہی'' جبکہ دوسری طرف اطفال الاحمدیہ کے اجتماع گاہ میں مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے اطفال سے خطاب کیا۔ اس کے بعد اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے

اختتامی تقریب

۵ر اکتوبر ۲۰۰۳ء کو بعد نماز ظہر وعصر اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب موسلا دھار بارش کی وجہ سے کچھ تاخیر سے شروع ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے فرمائی۔ تلاوت، عہد، نظم، اجتماع کی رپورٹ اور تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد آپ نے مساجد کی تعمیر کے بارہ میں حدیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم میلبورن میں مسجد تعمیر کرنے والے ہیں اور میں نے سوچا کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر اس کی تحریک کروں۔ لہذا خدام اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے لطف واحسان کے صدقے خدام الاحمدیہ نے واقعتاً نہایت جوش وخروش سے اس مالی تحریک میں حصہ لیا اور اس تقریب میں مالی قربانی کے ایسے مظاہرے دیکھنے میں آئے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ خدام نے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھوائے۔ اس دوڑ میں اطفال بھی پیچھے نہیں رہے اور 'فاستبقوا الخیرات' کے دلربا نظارے دیکھنے میں ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن تین لاکھ ۲۶ ہزار ۴۲۰ ڈالر کے وعدہ جات لکھوائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام واطفال کے اموال میں برکت ڈالے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان وعدہ جات کو جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اجتماعی دعا کے بعد یہ بیسواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

جماعت احمدیہ سپین کے
جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد محمود شاھد بٹ۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سپین)

جماعت احمدیہ سپین کا ۱۹واں جلسہ سالانہ ۱۵ر، ۱۶ر اور ۱۷ر اگست ۲۰۰۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار مسجد بشارت پیدروآباد میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس جلسہ میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے بطور نمائندہ حضور انور شرکت فرمائی۔

پہلا دن

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے بعد ساڑھے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد سب سے پہلے پیارے آقا کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو کہ جلسہ کی کامیابی کی دعا پر مشتمل تھا۔

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین مکرم عبدالکریم طاہر صاحب نے چوہدری حمید اللہ صاحب کا اردو اور سپینش زبان میں تعارف کروایا اور دوستوں کو تلقین کی کہ تقاریر کو غور سے سنا جائے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جلسہ کی مختصر تاریخ بتائی اور جلسہ کی اہمیت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے اقتباسات سنائے اور خاص طور پر فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ عنقریب قومیں اس میں آملیں گی۔

اس تقریر کے بعد اسلام کی عائلی زندگی، سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور جہاد کے بارہ میں تقاریر ہوئیں۔ اور رات آٹھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

جلسہ سالانہ سپین کے دوسرے دن دو اجلاسات ہوئے۔ پہلے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک خان صاحب نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر سپینش احمدی مکرم قاسم عمر صاحب نے تربیتی موضوع پر کی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک حدیث ''ذکر الٰہی'' کے موضوع پر اردو، عربی اور سپینش میں سنائی۔

دوسرا اجلاس بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس سپینش احباب کے لئے مختص تھا۔ اس میں سوال وجواب کی مجلس ہوا کرتی ہے اور غیر از جماعت احباب شرکت کرتے ہیں۔ اجلاس کے شروع میں مکرم امیر صاحب نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد وکیل اعلیٰ صاحب نے خطاب فرمایا اور وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے۔ اس تقریر کا سپینش زبان میں رواں ترجمہ مکرم قمر الٰہی صاحب نے کیا۔

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سوالوں کے جوابات مکرم ڈاکٹر قمر الٰہی صاحب اور ڈاکٹر منصور الٰہی صاحب نے دئے۔

اس اجلاس میں پیدروآباد اور اس کے قرب وجوار سے سپینش احباب نے شرکت کی۔ پریس کی طرف سے بھی نمائندہ تشریف لائے تھے۔ تمام مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ بعد از نماز مغرب وعشاء اجلاس برخاست ہوا۔

تیسرا دن

تیسرے دن اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم بشارت احمد قمر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت پر تقاریر کیں۔

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں تبلیغ کی اہمیت بیان فرمائی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے سب کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ میں سپین کے شمال وجنوب، مشرق ومغرب نیز دو جزیروں Palma Majorca اور Gran Canari سے بھی نمائندگی ہوئی۔ اس جلسہ میں کل ۷۹ مردوں اور ۳۰ لجنات و ناصرات نے شرکت کی۔ سپینش غیر از جماعت اس کے علاوہ ہیں جن کی تعداد ۲۶ تھی۔

آخر میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو وافر حصہ عطا فرمائے اور سپین میں احمدیت کے حق میں اپنی رحمت کی خاص ہوائیں چلائے۔

درخواست دُعا

محترم ایم آئی کھوکھر صاحب لنڈن سے اپنے لئے اپنی اہلیہ محترمہ اور بچگان عزیز طاہر احمد کھوکھر، بشارت احمد کھوکھر اور عذرا پروین اور ان کے بچوں کی صحت وسلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

طلباء کیلئے ضروری معلومات

فیزیکل ایجوکیشن کے متعلق

فیزیکل ایجوکیشن کے میدان میں بی-پی ایڈ اور ایم پی ایڈ کے دو کورس ہیں تین سالہ بی پی ایڈ کیلئے ضروری قابلیت انٹرمیڈیٹ اور ایک سالہ کیلئے گریجویشن ہے۔ایم-پی ایڈ دو سالہ کورس ہے جس کیلئے ضروری قابلیت بی-پی ایڈ ہے۔

اترپردیش میں یہ درج ذیل جگہوں پر میسر ہے۔

(۱) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

(۲) بی-آر-اے یونیورسٹی آگرہ

(۳) مہاتما گاندھی کاشادھیا پیٹھ وارانسی

(۴) لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ

(۵) گورو کل کانگڑی یونیورسٹی ہری دوار

سی-بی-ایس-ای امتحانات کو آسان بنانے کیلئے

سی-بی-ایس-ای بورڈ امتحانات ان دنوں سر پر ہیں۔جس کیلئے بچوں اور والدین کو کافی فکر رہتا ہے۔اس امتحان کی تیاری کیلئے خاص طور پر بنائی گئی کچھ کتابیں دستیاب ہو جاتی ہیں جو امتحانات میں معاون و مددگار ہوتی ہیں ایسے میں پولیکن پبلشنگ ہاؤس دہلی کی کتب ''ایکٹو بکس بھی معاون ہو سکتی ہیں ان میں سیمپل پیپر اور پچھلے سالوں کے پیپر بھی موجود ہیں ان کے علاوہ ضروری سوالات کی ایک فہرست بھی ہے۔

نام کتاب ایکٹو بکس (مضمون-کلاس) قیمت -/۱۰۰ روپے

پبلشر: پولیکن پبلشنگ ہاؤس-ایس-۷۸

سیکنڈ فلور گریٹر کیلاش نمبر ۲ نئی دہلی

امروہہ میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امروہہ جماعت میں ماہ رمضان المبارک نہایت ہی خیروخوبی سے منایا گیا اس سال امروہہ میں پہلی بار تراویح کی نماز میں قرآن کریم مکمل پڑھا گیا۔

بہرحال نہایت ہی خیروخوبی کے ساتھ ماہ رمضان اختتام کو پہنچا امسال کی تراویح مکرم حافظ مجید عالم صاحب ولد مکرم ظہیر عالم صاحب معلم وقف جدید بیرون نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔اور اس تقریب کے اختتام پر ایک مختصر تربیتی اجلاس رکھا گیا جس میں مکرم انصار صاحب نے نعت رسول پیش کی اور تمام ہجوم پر محویت کا عالم طاری کردیا اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ سلسلہ نے قرآن پاک کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی اعلیٰ شان بیان کی۔تقریر کے بعد مبلغ سلسلہ نے دعا کروائی اور اس طرح یہ تقریب نہایت ہی خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی پس آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہماری تقریبات میں برکات عطا فرمائے۔آمین۔(محمد طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ امروہہ)

کیرلہ میں احمدیہ سالانہ کانفرنس

بفضلہ تعالیٰ کیرلہ صوبائی احمدیہ سالانہ کانفرنس مورخہ ۷-۸ فروری ۲۰۰۴ء کو بمقام Perinthal Manna منعقد ہو رہی ہے۔اِس کانفرنس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھی تشریف لا رہے ہیں۔

کیرلہ کے باہر سے تشریف لانے کے خواہشمند احباب خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ فرمائیں۔

خاکسار

محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

Ahmadiyya Muslim Mission
G.H.Road-Calicut-673001(Kerala)

مجالس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ بھارت سال ۲۰۰۴ء میں بھارت کی تمام مجالس میں زعماء کرام کے انتخابات کروانا چاہتی ہے۔ ہر مجلس کو ضروری فارم اور ہدایات بھجوا دیئے گئے ہیں لہٰذا اپنی جماعت میں زعیم مجلس انصار اللہ کا انتخاب برائے سال جنوری ۲۰۰۴ء تا ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء کروا کر ممنون فرمائیں۔جزاکم اللہ

یہ انتخاب فروری ۲۰۰۴ء کے پہلے ہفتہ تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔نیز منتخب زعماء کرام کا مکمل پتہ مع پن کوڈ نمبر سے بھی ضرور مطلع کریں۔(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

افسوس! مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان ابن مکرم میاں محمد مراد صاحب مرحوم آف پنڈی بھٹیاں مورخہ ۰۴-۱-۱۳ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۷۹ سال تھی آپ ابتدائی ۳۱۳ درویشان میں سے تھے جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے قادیان میں مکین ہوئے۔اور تادم واپسیں اپنے اس درویشی عہد کو نبھایا تقسیم ملک سے قبل آپ کو برٹش فوج میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔

مرحوم کی طبیعت میں خوش خلقی کا وصف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اسی طرح خدمت خلق کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے اور اس طرح اپنوں اور غیروں میں اپنے پیار بھرے منفرد وممتاز سلوک سے ہردلعزیز تھے مرحوم کی شادی درویشی عہد میں مودھا یوپی میں مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم صدر جماعت کی بیٹی مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ سے ہوئی مرحوم کی اولاد میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں تینوں بیٹیاں پاکستان میں بیاہی ہوئی ہیں اور بیٹے قادیان میں رہتے ہیں جن میں مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی اس وقت وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور بدر کے پرنٹر وپبلشر کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور مکرم نصیر احمد صاحب حافظ آبادی بطور آر ایم پی طبی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مرحوم نے سالہا سال تک وفات شدگان کے غسل وکفن کی خدمات کی توفیق بھی پائی۔اسی طرح باوجود ضعیفی کے جلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی ڈیوٹی دیتے رہے۔آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے بطور کلرک ریٹائر ہونے کے بعد لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں بھی خدمات انجام دیتے رہے اور اپنے طور پر درزی کا کام بھی کرتے تھے۔مرحوم کے والد مکرم میاں محمد مراد صاحب کے ذریعہ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے والد صاحب اور حیات طیبہ سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصنف مکرم شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل حلقہ بگوش احمدیت ہوئے تھے۔مرحوم کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور اس کے بعد قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے مقام قرب عطا فرمائے اور غمزدہ بیوہ، بچگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ادارہ بدر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی پرنٹر وپبلشر ہفت روزہ بدر اور آپ کے جملہ عزیز واقارب سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۰۳-۱۰-۲۴ کو نئی جماعت موضع سانگھوی کاٹی ضلع-عثمان آباد میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں شولاپور سرکل میں خدمت سرانجام دے رہے معلمین وعقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج صاحب، شولاپور کے سینئر کانگرسی لیڈر شری گنگادھر گومٹے جی وشیش کاریہ کاری ادھیکاری نے شرکت کی جن کا مکرم فرید احمد شیخ صاحب صدر جماعت احمدیہ سانگوی کاٹی ان کے فرزند مکرم محمود احمد شیخ سرپنچ وداعی الی اللہ موضع سانگوی کاٹی نے استقبال کیا۔

جماعت احمدیہ موضع سانگوی کاٹی کی ہو رہی بہترین تعلیم وتربیت کو دیکھ کر گومٹے جی نے متاثر ہو کر جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے نیک تاثرات بیان فرمائے۔ جماعت احمدیہ کی تعریف سن کر گاؤں کے ہندو بھائی بہت ہی خوش ہوئے۔اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور جماعت احمدیہ سے بہت متاثر ہوئے۔بعد اختتام جلسہ مہمانان کرام کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا۔(محمد شکور صادق معلم سلسلہ شولاپور)

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

کے دور مبارک کی آخری تحریک

غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے

مریم شادی فنڈ

کیا آپ نے اس میں حصہ لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے رجوع کریں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Thursday, 20 Jan 2004 Issue No : 3

Editor
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax :(0091)01872-220757
Tel Fax:(0091) 01872-221702
Tel. (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air. : 20 Pound or 40 U.S $
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20U.S $

افسوس! محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت احمدیہ کو نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ۱۵؍ جنوری کی رات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت سیدہ سارہ بیگم مرحومہ بنت محترم مولانا عبدالماجد صاحب پروفیسر عربی بھاگلپور کے بطن سے پیدا ہوئے ان سے آپ کے ایک بھائی محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور ایک بہن محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بیگم محترم پیر معین الدین صاحب ہیں۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ سیدہ امۃ السمیع صاحبہ کے خاوند تھے اس طرح آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بھائی ہونے کے ساتھ آپ کے ہم زلف بھی تھے۔ مرحوم کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے وقت جبکہ آپ کی عمر ۶ سال کے قریب تھی آپ نے نہایت صبر و رضا کا نمونہ دکھایا۔ آپ جید عالم سلسلہ ہونے کے ساتھ ساتھ پر جوش مقرر تھے۔ آپ کی وفات جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے نہایت دکھ اور افسوس کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔

ادارہ بدر اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ نیز مرحوم کی بیوہ، بچگان اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خاندان کے جملہ افراد بالخصوص قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ اور آپ کی بیگم محترمہ امۃ القدوس صاحبہ سے دل کی گہرائی سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سال نو کا اعلان اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں فرمادیا ہے۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ وقفِ جدید کے چندوں میں حصہ لیں اور اپنے وعدوں پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے اُن میں حسب استطاعت اضافہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

(ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

پیغامات نائب وزیر اعظم بھارت، گورنر کرناٹک و وزیر برائے انسانی وسائل و ترقیات بھارت

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء

L. K. ADVANI
DEPUTY PRIME MINISTER

MESSAGE

I am glad to know that the Ahmadiyya Muslim Jamaat is holding its 112th Annual Spiritual Conference from 26th to 28th December, 2003 at Qadian, District Gurdaspur, Punjab, to spread the message of "Love For All & Hatred For None".

Please accept my greetings and good wishes for the success of the Conferince.

L. K. Advani
(L.K. ADVANI)

North Block, New Delhi - 110001 India

پیغام نائب وزیر اعظم ھند برائے جلسہ سالانہ قادیان

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کا پیغام پہنچانے کیلئے اپنی ۱۱۲ ویں سالانہ کانفرنس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ۲۶ سے ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد کر رہی ہے۔ براہ مہربانی اس تعلق میں میری نیک تمنائیں اور مبارکبادی قبول فرمائیں۔

ایل کے ایڈوانی
نائب وزیر اعظم انڈیا

डा. मुरली मनोहर जोशी
DR. MURLI MANOHAR JOSHI

MINISTER OF
HUMAN RESOURCE DEVELOPMENT
INDIA
NEW DELHI-110 001

3rd December, 2003

Thank you for your invitation to attend the 112th Jalsa Salana of worldwide Ahmadiyya Muslim Jamaat, at Qadian, Distt. Gurdaspur (Punjab). In fact, I was keen on attending it, but I am pre-occupied with some other programmes during this period.

However, I sincerely wish the congregation to be a grand success.

I appreciate the Jamaat's motto of "Love for all hatred for none", which should be the cardinal principle of all mankind in order to foster the spirit of tolerance, universal brotherhood, compassion & mercy and spirit of justice as well in the present scenario of hatred and violence.

With regards,

(Murli Manohar Joshi)

میں جماعت کے ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کی قدر کرتا ہوں

جماعت احمدیہ کے ۱۱۲ ویں عالمی جلسہ سالانہ کی دعوت پر میں بہت مشکور ہوں میں اس کانفرنس میں شمولیت کیلئے بہت دلچسپی رکھتا ہوں لیکن اپنی بعض مجبوریوں کی بناء پر اس دوران میں جلسہ میں شامل نہیں ہو پاؤں گا۔ میں اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

میں جماعت کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کی قدر کرتا ہوں یہ نعرہ رواداری اور عالمی بھائی چارے اور محبت اور انصاف کے قیام کیلئے ایک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

مرلی منوہر جوشی
وزیر برائے انسانی وسائل و ترقیات

GOVERNOR KARNATAKA

RAJ BHAVAN
BANGALORE

December 12, 2003

MESSAGE

I am glad to know that the Annual Convention of the International Ahmadiyya Muslim Community is being held at Qadian, Punjab during December, 2003.

The two objectives viz., obedience to Lord and love for fellow humans beings, with which Jamaat Ahmadiyya has been started are universal in their importance and therefore merit acceptance. They transcend traditional concepts of religion and nationality. To fulfil these objectives and to demonstrate them in practice, such Conventions are not only welcome but also are a necessity. The paramount imperative for peace, amity and harmony is to help in internalising these values and promote within various countries and across national frontiers. The credibility of such values in day to day life is enhanced through dialogue on these vital issues.

I send my good wishes to the organisers of the Convention. I am thankful to them for their kind invitation but due to certain preoccupations near home prevent me from availing of this generous gesture.

T. N. Chaturvedi
(T.N. CHATURVEDI)

اس قسم کی کانفرنسوں کو نہ صرف خوش آمدید کہا جانا چاہئے بلکہ ان کا انعقاد آج کل کے ماحول کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے

مجھے یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا عالمی جلسہ سالانہ دسمبر ۲۰۰۳ء کو قادیان پنجاب میں منعقد ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کے یہ دو مقاصد کہ خدا کی اطاعت کرو اور اپنے انسان بھائیوں کے ساتھ محبت پیار اور رواداری سے پیش آؤ قابل تحسین ہیں دراصل یہی مذاہب کی روایات ہیں اس قسم کی کانفرنسوں کو نہ صرف خوش آمدید کہا جانا چاہئے بلکہ ان کا انعقاد آج کل کے ماحول کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ امن اتحاد اور رواداری جیسی اقدار کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ان کو عالمی سطح پر مختلف ممالک میں وسعت دی جائے۔

ٹی این چترویدی
گورنر کرناٹک